Digitized by Khilafat Library Rabwah

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله

لا اله الا الله محمد رسول الله

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

رسالہ اردو

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۵ — یکم صفر سنہ ۱۳۵۳ھ — قاضی محمد ظہور الدین اکمل — ۵ مئی سنہ ۱۹۳۵ء — جلد ۳۴

فہرست مضامین

مباحثہ نیروبی (افریقہ) مناظرہ بر مسئلہ اجرائے نبوت	۱۵۷/۱۸۴	مابین شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل احمدی — سائیں لال حسین صاحب اختر (وکیل غیر احمدی)
مدائح قرآن حدیث عقیدہ چکڑالویاں اور اس کی تردید	۱۸۵/۱۹۲	چوہدری محمد شریف صاحب (مولوی فاضل

اندرون ہند سے تین روپے سالانہ — مستحق طلباء اور غیر احمدیوں سے ۲ — بیرون ہند سے تین روپے ۸ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخدمت سلسلہ معتمدین و امراء جماعتہائے احمدیہ

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مَیں آپکی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں جو حضورؑ نے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ان ایام میں فرمائی جب جماعت کی تعداد چالیس پچاس ہزار تھی۔ حضورؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا۔ کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں ان کو دُور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسرِ صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہوگیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا اس لئے مَیں پورے زور کے ساتھ جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو انگریزی کے پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سوائے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تمہارے دل میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔"

اب خیال فرمائیے کہ جب ان ایام میں جماعت احمدیہ کا فرض ملّی تھا کہ ریویو کے لئے کم از کم دس ہزار خریدار بہم پہنچائیں تو اب جبکہ جماعت کے افراد کی تعداد بفضلہ کئی لاکھ ہے۔ کیا ہمارے لئے یہ غور کی بات نہیں کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریداروں کی تعداد چند سو ہو۔ اور ایک ہزار بھی نہ ہو۔ پس مَیں آپ سے باصرار مطالبہ کرتا ہوں کہ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں سعی بلیغ فرماکر ایک مہینے کے اندر اندر پانسو خریدار مہیا فرمائیں تاکہ اردو ریویو آف ریلیجنز کا خرچ طباعت چل سکے ورنہ رسالہ کا جاری رہنا جبکہ اس پر اڑھائی ہزار قرض ہے آئندہ محال ہو جائے گا +

(مینیجر ریویو اُردو قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مباحثہ نیروبی (افریقہ)

دوسرا مناظرہ:- اجرائے نبوّت

حضرات! جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد دروازہ نبوّت بالکل بند نہیں۔ ایسا نبی جو غیر تشریعی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے نور سے منوّر ہو اور حضورؐ ہی کے کمالات اور قرآن مجید کی تبلیغ کرنے والا ہو آسکتا ہے۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام اور فریقین کیلئے حُجت ہے۔ اس لئے مَیں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں سب سے پہلے قرآن کریم ہی کو پیش کرونگا۔ سو سب سے پہلی دلیل جو مَیں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قرآن مجید سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم صفی اللہ سے سلسلہ نبوّت شروع کیا۔ اور اہلسنّت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بنی نوع انسان کیلئے باعث رحمت بنکر تشریف لائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کا کوئی شخص فریقین میں سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اس کے ثبوت کیلئے کسی دلیل کی ضرورت ہے۔ پس جبکہ یہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا کی اصلاح اور اُن کی پاکیزگی و طہارت کیلئے ایک سلسلہ جاری کیا ہاں ایک چشمہ رحمت بہایا تو اب کسی شخص کا یہ حق نہیں کہ وہ اس سلسلہ نبوّت یا چشمہ رحمت کو خود بخود بند قرار دے جب تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اسے بند نہ کرے اور وہ یہ نہ فرمائے کہ اب آئندہ سے یہ سلسلہ رحمت بند کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید کا کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس میں یہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہو کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد دروازہ نبوّت کو بند کیا جاتا ہے۔ اس لئے ایک جاری شدہ سلسلہ کو بند سمجھنا یہ صریحاً قرآن کریم کے خلاف ہے۔ میرا دعویٰ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد دروازہ نبوّت بالکل بند نہیں۔ بلکہ کُھلا ہے اور قرآن کریم میں چونکہ جاری شدہ سلسلہ کو آئندہ کیلئے بند نہیں کیا گیا اور جب وہ بند نہ ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو معلوم ہُوا کہ وہ حسب دستور جاری ہے اور یہی مجھے ثابت کرنا تھا۔

دوسری دلیل:۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّالّین۔ یہ ایک دُعا ہے جو مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو یہ ہدایت کی کہ ہم اس طریق کو اختیار کریں جس پر چلکر لوگوں نے انعامات حاصل کیئے۔ جن لوگوں نے پہلے انعامات حاصل کیئے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل تھے جیسا کہ فرمایا یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم۔ اے اسرائیل کے بیٹو! یاد کرو میری اس نعمت کو جو مَیں نے تم پر کی۔ اور بنی اسرائیل پر جو انعامات خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے وہ نبوّت اور بادشاہت تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔ سورہ فاتحہ کی دُعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں ہمیں تلقین کی گئی کہ ہم خدا تعالیٰ سے بنی اسرائیل والی نعمتوں کو مانگیں یعنی نبوّت اور بادشاہت کو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوّت بالکل ہی بند تھا تو خدا تعالیٰ نے خود ہی یہ دُعا ہمیں کیوں سکھائی کہ تم مجھ سے نبوّت اور بادشاہت کی نعمت مانگو۔ پس خدا تعالیٰ کا قرآن مجید میں اُمّت محمدیہ کو اس بات کی تلقین کرنا کہ وہ بنی اسرائیل والی نعمتوں یعنی نبوّت و بادشاہت کو خدا سے طلب کریں۔ ثبوت ہے اس بات کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوّت بند نہیں بلکہ کُھلا ہے۔ اور اگر اُمّت محمدیہ میں سے کسی ایک شخص کو بھی یہ انعام نہ ملے تو خدا تعالیٰ کی اس تلقین کے معنے ہی کیا ہوئے؟

تیسری دلیل:۔ یا بنی اٰدم امّا یأتینّکم رسل منکم یقصّون علیکم اٰیاتی (اعراف) اے آدم کے بیٹو! ضرور تمہارے پاس رسول آئینگے وہ تم پر میری آیات کو بیان کرینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اس میں آدم کے بیٹوں کو خطاب کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ بنی آدمؑ میں تو خدا کے رسول اور نبی ضرور آتے رہینگے۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نبی اگر ہم آدمؑ کے بیٹے ہیں تو ضرور ہم میں آئینگے۔ اور خدا تعالیٰ کی آیات اور اس کے نشانات کو بیان کرینگے۔ پس اگر نبوّت کا دروازہ بند ہوتا اور نبیوں کو آئندہ کیلئے نہ آنا ہوتا تو خدا تعالیٰ یہ ارشاد نہ فرماتا کہ اے آدمؑ کے بیٹو! تم میں خدا تعالیٰ کے نبی ضرور آئینگے۔ دیکھو کتنے واضح الفاظ ہیں۔

چوتھی دلیل:۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس۔ اللہ تعالیٰ انتخاب کرتا ہے اور کرتا رہیگا فرشتوں اور لوگوں میں سے رسول۔ یعنی یہ خدا کی عادت مستمرّہ ہے کہ وہ لوگوں میں سے ہمیشہ رسول انتخاب کرتا رہیگا۔ یہ آیت بھی ثبوت ہے اس بات کا کہ دروازہ نبوّت بند نہیں بلکہ کُھلا ہے اور نبیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچویں دلیل: ۔ ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فاٰمنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم (آل عمران ع ۱۸) فرمایا یہ اللہ تعالےٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ مومنوں کو موجودہ حالت پر ہی چھوڑ دے۔ نہیں۔ بلکہ وہ گندی فطرت کے لوگوں کو پاکیزہ لوگوں سے الگ کر دیگا اس طرح نہیں کہ تم میں سے ہر ایک کو غیب پر مطلع کریگا کہ فلاں خبیث ہے، اور فلاں پاکیزہ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول چُنیگا جس کو چاہیگا پس اے مومنو! تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لائے اور ان رسولوں کی مخالفت سے بچے تو تمھارے لئے اجر عظیم ہوگا۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ہیں۔ اپنے رسولوں کو بھیجیگا۔ اور اُن رسولوں کے بھیجنے کی غرض یہ ہوگی کہ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو اپنی فطرت کو گندہ کر چکے ہیں۔ ایک طرف کر دے اور پاکیزہ فطرت ہستیوں کو دوسری طرف۔ اور پھر تاکید کی گئی۔ کہ پاکیزہ بننا ہو تو ضروری ہوگا کہ ان رسولوں پر ایمان لایا جائے اور ان کی مخالفت سے بچا جائے۔ اب اگر ہم مسلمانوں میں کسی رسول اور نبی نے آنا نہیں تھا۔ تو ہمیں یہ کیوں حکم دیا گیا کہ تم اُن رسولوں پر ایمان لانا جنہیں خدا آئندہ زمانہ میں چنیگا۔ یہ آیت نص صریح ہے اس امر کیلئے کہ نبوت کا دروازہ کُھلا ہے نہ کہ بند۔

چھٹی دلیل: ۔ قرآن مجید نے بڑے خوفناک عذابوں اور عالمگیر تباہیوں کے متعلق ایک نظریہ پیش کیا ہے اور وہ یہ کہ اس قسم کے عذاب دنیا میں تب آتے ہیں جب اُن سے پہلے کوئی رسول مبعوث ہو۔ جیسا کہ فرمایا وما کان ربک مھلک القریٰ حتی یبعث فی امھا رسولا ہم کسی بستی کو اُسوقت تک ہلاک نہیں کرتے جبتک اپنا رسول بھیجکر اُس کو تنبیہ نہ کریں۔ ما کان کے الفاظ بتاتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ دنیا میں عالمگیر تباہیاں آئیں اور خدا کا رسول نہ آیا ہو۔ دنیا میں عذاب آتے ہیں اور آتے رہینگے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت سے واضح ہے وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ۔ جب قیامت تک عالمگیر تباہیوں اور عذاب کا آنا ثابت ہے اسوقت تک رسولوں کا آنا بھی ثابت ہے۔ ہاں جب تک کوئی قرآنی نص صریح ایسی پیش نہ کی جائے جس میں لکھا ہو کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عذاب اور عالمگیر تباہیاں نہیں آئینگی اسوقت تک یہ خیال کہ رسول نہیں آئینگے۔ اور دروازہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہو چکا ہے۔ ایک غلط خیال ہوگا۔ عالمگیر تباہیاں اور عذاب یہ بطور معلول کے ہیں۔ پس جب یہ دروازہ کُھلا ہے تو نبوت و رسالت جو بطور علت کے ہے اس کا دروازہ تو لازمی طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُھلا ماننا پڑیگا۔

ساتویں دلیل:۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ آج کے دن میں نے تمھارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لئے دین اسلام پسند کیا۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ دین اسلام کامل دین ہے اور مکمل مذہب ہے۔ لیکن یہ تو ایک دعویٰ ہے اس کا ثبوت بھی تو کچھ ہونا چاہیئے اور وہ یہی ہے کہ اس دین کو انسان اپنا لائحہ عمل بنا کر اس کے اصولوں پر پورے طور پر کاربند ہو تو وہ کامل انسان بن جاتا ہے۔ اور کامل انسان نبی ہوتا ہے۔ جس طرح کامل اُستاد وہی سمجھا جاتا ہے جس کے شاگرد اعلیٰ درجہ کے نمبر حاصل کر کے پاس ہوں اور امتحان میں اوّل درجہ پر رہیں ایسے اُستاد کو کوئی بھی کامل نہیں کہتا جسکے شاگرد سو فیصدی فیل ہوتے ہوں اور کبھی کوئی پاس ہی نہ ہوتا ہو۔ ایسے اُستاد کو تو نالائق سمجھ کر سکول سے ہی باہر نکال دیا جاتا ہے۔ اسلام کامل مذہب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل نبی ہیں۔ پس آپ جبھی کامل ثابت ہو سکتے ہیں جبکہ آپکے شاگرد بھی کامل ہو جائیں اور اعلیٰ درجہ کے انعامات کو حاصل کریں۔ اور اعلیٰ درجے کے انعامات میں سے نبوّت بھی ہے اس لئے اسے حاصل کر کے وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کو ثابت کرنے والا ہو گا۔

پس ساتویں دلیل میرے دعویٰ کے ثبوت میں یہ ہوئی کہ دین اسلام تبھی کامل ثابت ہوتا ہے کہ جب اس پر عمل کرنے والے کامل ہوں۔ اور اگر اس دین پر چلکر کوئی ایک انسان بھی کامل یعنی نبی نہیں بنتا تو دین اسلام کامل ثابت نہیں ہوتا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اسے کامل قرار دیتا ہے۔ اب لامحالہ یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ اسلام میں دروازہ نبوت بند نہیں بلکہ کُھلا ہے اور حقیقتاً یہ اسلام کے کامل ہونے کا ثبوت ہے۔

آٹھویں دلیل:۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النّبیّن والصدّیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٓئک رفیقا۔ (نساء ع ۹) جو شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کریگا وہ اُن لوگوں میں سے ہو جائیگا جن پر خدا تعالیٰ نے انعام کیا یعنی نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالحین میں سے۔ اور یہ رفاقت بہت اچھی ہو گی۔ یہ آیت قرآنی دروازہ نبوّت کے بند نہ ہونے بلکہ کُھلے رہنے پر نص صریح ہے اگر دروازہ نبوّت بند ہوتا تو خدا تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرینگے وہ نبی بن جائینگے۔ وہ صدیق و شہید اور صالح بن جائینگے۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ جو اس کی اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کریگا وہ حسب اطاعت مقام نبوت۔ صدیقیت۔ شہیدیت اور صالحیت پر سرفراز کیا جائیگا۔ یہ کُھلا کُھلا ثبوت ہے اس بات کا کہ جس طرح صالح۔ شہید اور صدیق اُمت محمدیہ میں ہو سکتے ہیں اسی طرح نبی بھی آ سکتے ہیں۔ اور صالحیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہیدیت اور صدیقیت کے دروازہ کی طرح نبوّت کا بھی دروازہ کھلا ہے۔

نویں دلیل:۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے لا یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک کہ مخالف جو جو اعتراض تجھ پر کرتے ہیں وہ تجھ سے پہلے نبیوں پر بھی کیئے گئے۔ واقعات نے بتایا کہ وہ اعتراضات بالکل غلط تھے اسی طرح جو اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیئے جاتے ہیں وہ بھی غلط ہیں اور ان میں ذرہ بھر بھی اصلیت نہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جو اعتراضات پہلے نبیوں پر کیئے گئے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا "لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا" (مومن ع ۴) حضرت یوسفؑ کے بعد تو خدا نے کسی نبی کو مبعوث ہی نہیں کرنا اے موسیٰ ہم تجھے کیسے خدا کا نبی مان لیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کے بعد حضرت موسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کے بعد اور بہت سے نبی بھیجکر اس اعتراض کو غلط ثابت کر دیا یہی اعتراض آج مسلمانوں کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا جا رہا ہے معلوم ہوُا کہ جس طرح یہ اعتراض اُس وقت لغو اور باطل تھا اسی طرح حضورؐ کے متعلق بھی یہ کہنا کہ آپؐ نے دروازہ نبوّت بند کر دیا۔ اور اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا ایک غلط خیال ہے۔ اور جب نبیوں کا نہ آنا ایک غلط اور بیہودہ عقیدہ ہوُا تو صحیح اور درست عقیدہ یہی ثابت ہوُا جو مَیں اسوقت بتا رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتے ہیں۔

دسویں دلیل:۔ واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمٰت فاتمّھنّ قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریّتی۔ قال لا ینال عھدی الظالمین (بقرہ ع ۱۵) یعنی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امتحان میں کامیاب ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے آپؑ کو نبوّت و امامت کے مقام پر سرفراز کیا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کیلئے بھی اس مقام کو طلب کیا خدا تعالیٰ نے اس درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے فرمایا کہ ہاں تیری اولاد میں بھی یہ انعام باقی رہیگا اور انہیں مقام امامت و نبوّت پر سرفراز کیا جاتا رہیگا۔ مگر ظالموں کو یہ عہد نہیں ملیگا۔ پس نبوّت کا بند ہونا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہم ظالم ہیں۔ حالانکہ آپ دوست جانتے ہیں کہ اُمّت محمدیہ ظالم نہیں اور جب ظالم نہیں تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے نبوّت ملتی رہیگی۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ نسل ابراہیمی میں نبوّت جاری رہیگی جب تک کہ وہ ظالم نہ ہو جائیں۔

پس میرے دعویٰ کے ثبوت میں دسویں دلیل یہ ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کی نسل میں نبوّت جاری رہیگی اور چونکہ اُمّت محمدیہ نسل ابراہیمی ہونے کے علاوہ بہترین اُمّت ہے۔ ظالم نہیں اس لئے اُمّت محمدیہ میں دروازہ نبوّت کھُلا ہے۔ اور یہی مجھے ثابت کرنا تھا۔

یہ دسؔ دلیلیں مَیں نے اس بات کے ثبوت میں قرآن مجید سے پیش کی ہیں کہ دروازہ نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند نہیں بلکہ کھُلا ہے۔ اور اُمّت محمدیہ میں نبی ہو سکتا ہے۔ یہ میرا دعویٰ نہیں کہ مَیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتاؤں کہ کب نبی آئیگا اور کس زمانہ میں ہوگا۔ میرا دعویٰ صرف اسقدر ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ خواہ وہ کبھی ہی کیوں نہ آئے۔ اور اس دعویٰ کو ثابت کرنے کیلئے مَیں نے مختصر سے وقت میں قرآن مجید سے دس دلیلیں آپکے سامنے رکھی ہیں۔ امید ہے کہ اپنی آئندہ باریوں میں بعض اور دلیلیں بھی پیش کرسکونگا۔

اب میرے مترمقابل کا فرض ہے کہ وہ میری پیش کردہ دلیلوں کو اور ان کے استدلالات کو غلط ثابت کرے اگر اس میں ہمت ہے۔ اور قرآن مجید سے اسی طرح کی واضح آیات سے یہ بتائے کہ حضور پُرنور کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں آسکتا۔

مولوی لال حسین حنفی مناظر

ہاں جناب! دعویٰ یہ پیش کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی آسکتے ہیں جو قرآن کے مطابق ہی عمل کریں۔ مگر کوئی آیت پیش نہیں کی جس سے ثابت ہو کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک شرعی اور دوسرے غیر شرعی۔

احمدی مناظر

بھائیو! مَیں نے جو دعویٰ کیا تھا اس کے ثبوت کے لئے دس دلیلیں قرآن مجید سے پیش کیں۔ لیکن پھر بھی یہ کہا جاتا ہے کہ کوئی قرآن سے آیت نہیں پیش کی۔ جس سے ثابت ہے کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ من یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین ..... الخ کیسی واضح آیت ہے جس میں آنحضرت صلعم کی اطاعت کرنیوالے نبیوں کا ذکر ہے۔ اب ایک طرف قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسری طرف وہ نبی جو قرآن اور آنحضرتؐ کی اطاعت کرنیوالے ہیں۔ کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا کہ نبی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو شریعت والا ہے دوسرا وہ جو اس شریعت کی اطاعت کرنے والا ہے پھر اس کے علاوہ قرآن مجید میں لکھا ہے انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدًی ونور یحکم بھا النبیّون۔ کہ تورات کے ذریعہ سے بہت سے انبیاء فیصلہ کرتے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ تورات لائے۔ آپؑ شرعی نبی ہوئے۔ موسیٰؑ کے بعد بہت سے نبیوں نے اس پر عمل کیا اور اس کے مطابق فیصلے کئے وہ غیر شرعی ہوئے۔ ایسی واضح بات کا بھی انکار۔ تعجب ہے۔

مولوی مبارک احمد نے اپنے دعویٰ کی تائید میں دس آیات پیش کردیں اور مزید پیش کرنیکا حوصلہ بھی باقی ہے۔ لیکن اتنا نہیں سوچا کہ مرزا صاحب تو نبوت کو قطعی بند سمجھتے ہیں۔ مرزا صاحب کی کتابوں میں جابجا یہ لکھا ہے کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہوگئی اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور مدعی نبوت کافر ہے۔

مَیں آپسے اپنی بات نہیں منواتا بلکہ قرآن مجید کی بات منوانا چاہتا ہوں۔ اور تمھارے یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ دراصل تمھارے پاس قرآن مجید کی رُو سے تو کوئی ثبوت نہیں جس سے میرا دعویٰ غلط ثابت کرسکیں۔ باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ دروازہ نبوت بند ہے اور مدعی نبوت بعد آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہم مولوی مبارک احمد کی بات تسلیم کریں یا اُن کے پیرو مرشد کی۔

صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہے۔ یہ بالکل سچ ہے جس قسم کی نبوّت کو حضرت مسیح موعودؑ بند سمجھتے ہیں اگر اس نبوّت کا کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اور وہ شرعی نبوّت ہے جو قرآن مجید اور اسلامی حکم کو منسوخ کر دے۔ اس قسم کی نبوّت کا مُدّعی یقیناً کافر ہے اور مَیں نے اپنے دعویٰ میں یہ واضح کر دیا ہے کہ اس قسم کے نبی کے آنیکی بحث نہیں بلکہ ایسے نبی کے آنے کے متعلق گفتگو ہے جو غیر شرعی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منوّر ہو، اور آپؐ کی اطاعت کا سارٹیفکٹ رکھتا ہو اور اس کی تائید میں قرآن مجید کی دس دلیلیں پیش کی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا اپنا دعویٰ بھی اسی نبوّت کا تھا چنانچہ ایک غلطی کے ازالہ میں فرمایا:۔

"جس جس جگہ مَیں نے نبوّت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ مَیں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں۔ اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ مَیں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے مَیں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

پس یہ قسم نبوّت کی جس کا بند نہ ہونے کا میری طرف سے ثبوت دیا گیا ہے اور جس کا حضرت مسیح موعودؑ دعویٰ کر رہے ہیں۔ خود حضرت مرزا صاحبؑ کے نزدیک بھی جاری ہے۔ اور اس قسم کی نبوّت کا دروازہ بند نہیں تھی تو آپؑ نے دعویٰ کیا اور خدا تعالیٰ نے آپؑ کو اس قسم کی نبوّت عطا فرمائی۔ اور اس قسم کے مُدّعی نبوّت کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کہیں کافر نہیں لکھا۔

اھدنا الصراط المستقیم سے ثابت کیا ہے کہ نبی آسکتے ہیں۔ مرزا صاحب خود یہ دُعا پڑھتے تھے کیا وہ نبی نہ تھے؟ ۱۳۰۰ سال سے لوگ یہ دُعا پڑھ رہے ہیں کیوں کوئی نبی نہ ہُوا؟ عورتیں اور بچے بھی پڑھتے ہیں کیا وہ بھی نبی ہو سکتے ہیں؟

یہ سوالات بوجہ غور نہ کرنے کے پیدا ہوئے ہیں ورنہ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ حضورؐ صراط مستقیم پر تھے۔ لیکن پھر بھی ہم تم سے زیادہ یہ دعا پڑھتے تھے۔ کیا آپؐ سیدھے راستے اور صراط مستقیم پر نہ تھے؟

۱۳۰۰ برس سے یہ لوگ دعا پڑھ رہے ہیں کیوں کوئی نبی ہُوا؟ جنابِ من میرا یہ دعویٰ تو نہیں تھا کہ مَیں بتاتا کہ تیرہ سو برس میں کیوں نبی نہ آیا۔ میرا دعویٰ تو صرف اس قدر ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آسکتا ہے اور اھدنا الصراط المستقیم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیت صاف طور پر بتاتی ہے کہ یہ انعام مل سکتا ہے۔ یہ بتانا میرا کام نہیں کہ پچھلے تیرہ سو برس میں کیوں یہ انعام نہ ملا۔ یہ خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کہ وہ کب کسی کو بھیجیگا۔ اور پھر یہ بھی قابل غور بات ہے کہ اگر پچھلے تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں آیا تو کیا اس لئے آئندہ بھی نہیں ہو سکتا؟ اور پھر یہ صاف بات تھی کہ تیرہ سو برس میں اس لئے کوئی نبی نہ آیا کہ ضرورت نہ تھی۔ بھلا بتائیے تو سہی کہ اگر ضرورت ہوتی تو کیا رب العالمین خدا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نبی نہ بھیجتا؟ یقیناً بھیجتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ "لیس بینی وبینہ نبیٌ" میرے اور آنیوالے مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔ ظاہر کرتا ہے کہ اس درمیانی زمانہ میں نبی کی ضرورت خدا تعالیٰ کے نزدیک نہ تھی۔

سورہ فاتحہ کی دُعا اھدنا الصراط المستقیم ایک قومی دُعا ہے اور وہ خدا نے پوری کر دی کہ اُمت محمدیہ میں سے ایک شخص کو نبی بنا کر بھیجدیا۔ اور ایسے عظیم الشان انعامات ہر کوئی نہیں حاصل کیا کرتا۔ اس انعام کے حصول کیلئے خاص شرائط ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ انعام مردوں کو ہی مل سکتا ہے عورتوں کو نہیں جیسا کہ فرمایا وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم کہ ہم نے تجھ سے پہلے مردوں کو ہی یہ انعام دیا اور انہیں رسول بنا کر بھیجا۔ فرائض نبوت چونکہ عورت اپنی طبعی اور فطرتی کمزوریوں اور نقائص کی وجہ سے نہیں بجالا سکتی ہے اس لئے اُسے یہ مقام نہیں ملتا۔ ہاں وہ صدیقیت شہیدیت اور صالحیت کے انعام کو حاصل کر سکتی ہے۔ باقی رہا ہجڑوں کا نبی ہونا تو شاید تمھارے ہاں ایسا ہوتا ہو ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

ومن یطع اللہ کی آیت میں مع کے معنے معیت کے ہیں یعنی وہ فرمانبرداری کرنے والے خود نبی نہیں ہونگے بلکہ نبیوں کے ساتھ ہونگے

مع کے معنے ساتھ کے بھی ہوتے ہیں مگر ہر جگہ ایک ہی معنے درست نہیں ہو سکتے۔ اگر اس آیت میں مع کے معنے ساتھ کے تسلیم کیئے جائیں تو پھر ساری آیت کے معنے یوں ہونگے جیسا کہ مولوی لال حسین نے کیئے ہیں "وہ فرمانبرداری کرنیوالے خود نبی نہ ہونگے بلکہ نبیوں کے ساتھ ہونگے"۔ وہ فرمانبرداری کرنیوالے خود صدیق۔ شہید اور صالح نہ ہونگے بلکہ صدیقین شہدا اور صالحین کے ساتھ ہونگے۔ اور جب یہ معنے ہوئے تو اس کا مطلب یہ ہُوا کہ اُمت محمدیہ میں نہ کوئی صدیق ہوگا نہ شہید اور نہ ہی صالح۔ موسیٰؑ کی اُمت میں تو لوگ نبی بھی ہوتے رہے مگر غضب خدا کا کہ اُمت محمدیہ ایسی بُری اُمت ہو گئی کہ نبوت سے تو محروم تھی ہی ادنیٰ درجہ کے انعامات یعنی صدیقیت۔ شہیدیت اور صالحیت سے بھی محروم کر دی گئی۔ مولوی لال حسین کے ان معنوں کی رُو سے تو ثابت ہُوا نہ حضرت ابو بکرؓ صدیق تھے نہ حضرت عمرؓ اور امام حسینؓ شہید اور نہ ہی کوئی صالح۔ استغفر اللہ۔ کس قدر جسارت ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتا ہے اور ہمیں دُعا سکھائی کہ توفّنا مع الابرار۔ اب اس کے معنے بھی کیا مولوی لال حسین یہی کرینگے کہ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔ مگر ہم نیک نہ ہوں۔ یا کیا اس کے یہ معنی کرینگے کہ جس وقت نیک لوگ مرنے لگیں ہمیں بھی اُسی وقت وفات دیدے۔

توفّنا مع الابرار کے معنے وفات کے نہیں بلکہ ہمیں پورا پورا لے لے۔

کیوں عقل پر پردے پڑگئے ہیں یہاں مع کے معنے کی گفتگو ہو رہی ہے نہ کہ توفّنا کی اگر توفّنا کے بفرض محال وہی معنے کریں جو تم کر رہے ہو تو پھر بھی تو تمہارا مُدّعا ثابت نہیں ہوتا۔ اگر یہاں بھی مع کے معنے ساتھ کرو گے تو یہ معنے ہونگے "ہمیں نیکوں کے ساتھ پورا پورا لے لے"۔ یعنی جسوقت نیکوں کو اے خدا یا تو لینے لگے تو ہمیں بھی لے لینا یا یہ کہ جسوقت نیکوں کو لینے لگے تو گندوں کو بھی ساتھ لے لے۔ کیا یہ معنے درست ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ اس کے معنے یہی صحیح ہونگے کہ اے خدا ہمیں اسوقت وفات دیجیو جب ہم بھی نیکوں سے ہوجائیں اور نیک بن جائیں۔ اور یہی مع من یطع اللّٰہ کی آیت میں ہے وہاں بھی اس کے یہی معنے درست ہونگے کہ ہمیں نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح بنا نہ یہ کہ اُن کے ساتھ بستر اُٹھانے کو مقرر کردے۔

باقی رہا توفّنا کے معنے تو یہ وفات مسیح کی بحث میں واضح کرچکا ہوں اس کے معنے وفات اور قبض روح کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور یہ جو پورا پورا لینے کے معنے ہیں یہ بھی وفات پر دلالت کرتے ہیں جیسے پنجابی میں کہتے ہیں "خدا تینوں لے"۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے معنے ہیں کہ آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا۔ نعمت پوری کردی بس جبکہ دین کامل ہوچکا۔ نعمت پوری ہوچکی۔ اب نبی کی کیا ضرورت۔

یہ ایک موٹی بات ہے کہ قانون مکمل بھی ہو تو پھر بھی دنیا میں قانون بیان کرنیوالے اُس قانون کو سمجھانے والے اس قانون پر عمل کرانے والے پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اسی طرح شریعت مکمل ہونیکے باوجود بھی نبی آتے رہتے ہیں۔ یہودیوں کیلئے تورات مکمل تھی اُن کے لئے اُس زمانہ میں نعمت پوری ہوچکی تھی جیسا کہ خود خدا نے فرمایا اٰتینا موسی الکتٰب تمامًا علی الذی احسن و تفصیلا لکل شیٍٔ۔ لیکن باوجود مفصّل و مکمل اور پوری ہونیکے پھر بھی موسیٰؑ کے بعد متواتر نبی آئے اور خود اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی۔ فرمایا:۔

وقفّینا من بعدہ بالرسل۔ کہ ہم نے موسیٰ کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔

بے شک قرآن مجید مکمل ہے۔ دین اسلام کامل ہے۔ لیکن یہ تو ضروری ہے کہ اس کے کمالات کو ظاہر کرنیوالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی کوئی آئے۔ اور پھر میرا استدلال تو یہ تھا کہ دین اسلام کامل ہے اور اس کے کامل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس پر چل کر انسان کامل یعنی نبی بن جاتا ہے۔ کیا یہ اسلام کے کامل ہونیکا ثبوت ہے۔ کہ اب کوئی مسلم شخص خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کے تعلقات نہیں پیدا کر سکتا۔ یہ آپ کہہ نہیں سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پر عمل کر کے خدا کے مقرّب ہو گئے۔ کیونکہ اعلےٰ درجہ کا قرب جو کسی انسان کو مل سکتا ہے وہ تو دین اسلام اور قرآن مجید کے نازل ہونے سے پہلے ہی آپؐ کو مل چکا تھا۔ سوال تو یہ ہے کہ اسلام نے کسے یہ اعلیٰ درجہ کا قرب یعنی نبوت دلوائی۔ پس میرا استدلال نہایت واضح ہے اگر ہمت ہے تو اُسے توڑ کر بتائیے۔ کہ اسلام کے کامل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ کامل انسان بناتا ہے اور کامل انعامات عطا کرتا ہے۔ کامل انعام نبوّت کا ہے جو انسان اسلامی تعلیم پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اسلام میں دروازہ نبوّت کھُلا ہے نہ کہ بند۔ اور اسلام میں دروازہ نبوّت کا کھلا رہنا یہ اس کے کامل دین ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔

یا بنی اٰدم امّا یأتینّکم رسل منکم میں اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کا لفظ رکھا ہے اور مولوی مبارک احمدؐ نے کہا ہے کہ اس سے نبیوں کا آنا بنی آدم میں ثابت ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا تو بنی آدم کو نہ مخاطب کیا جاتا بلکہ اُمّت محمدیہ کو خطاب ہوتا ہے۔

حضرات! آپ نے مولوی لال حسین کی جرح کو سُنا کیسی لغو اور بودی ہے۔ کیا آپ کے نزدیک اُمّت محمدیہ آدم کے بیٹے نہیں۔ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر یا بنی اٰدم کا خطاب درست ہُوا۔ نہ کہ غلط۔ اصلاح کرنیوالے رسول نے چونکہ صرف اُمّت محمدیہ اور مسلمانوں کی اصلاح کیلئے ہی نہیں آنا بلکہ تمام بنی آدم کیلئے اس لئے بنی آدم کا خطاب ہی ضروری تھا۔ اب قرآن مجید میں بنی اٰدم یا ایہا الناس کہ کے فرمایا گیا ہے غالباً آپ تو اس سے اپنے آپکو مستثنیٰ خیال کرتے ہونگے۔

پھر ہندو۔ سکھ۔ چوہڑے سب بنی آدم ہیں کیا ان میں بھی نبی آسکتا ہے؟

پھر یہ بھی خوب کہا کہ ہندو۔ سکھ۔ چوہڑے سب بنی آدم ہیں کیا ان میں بھی نبی آسکتا ہے؟ اگر یہ مسلمان ہو جائیں اور اپنی اصلاح کر لیں خدا کے حضور قرب پالیں تو خدا تعالیٰ ان پر بھی فضل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی آیات سے واضح کر چکا ہوں اب نبوّت اُسی کو مل سکتی ہے جو خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہو اور جب ایسے شخص کو ملیگی تو اس کا فرض ہوگا کہ وہ ہندوؤں میں بھی آئے اور ان کو تبلیغ کرے۔ اس کا فرض ہوگا کہ وہ سکھوں میں بھی آئے اور انہیں اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کرے جیسا کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے تمام اقوام میں تبلیغ کی اور بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہندوؤں اور سکھوں کو جام وحدت سے سرشار کر کے آستانہ اُلوہیت پر جھکا دیا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ ایسی زبردست آیت ہے کہ انکار ممکن ہی نہیں جس طرح حضور مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اُسی طرح آپ کے بعد کوئی نبی بھی نہیں۔ تمام نبوتیں آپؐ ختم ہو گئیں مرزا صاحب بھی اس آیت سے انقطاع نبوت ہی سمجھتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ یہ آیت بڑی زبردست ہے۔ لیکن جو دس ثبوت میں نے قرآن کریم سے پیش کئے ہیں وہ بھی تو کم زبردست نہیں۔ خدا کا سارا کلام ہی زبردست ہوتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ "انکار ممکن ہی نہیں" اس آیت کے ہونے کا بھلا انکار کسے ہے۔ رہا یہ استدلال کہ "جس طرح حضورؐ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اسی طرح پر آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں" اگر اسے درست مان لیا جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی اگر کوئی یہ کہدے کہ وہ بھی مردوں میں سے کسی کے باپ نہ تھے لہٰذا ان کے بعد بھی کوئی نبی نہ ہونا چاہیئے۔ تو اس کا کیا جواب ہوگا۔ اتنے عقلمند یہاں بیٹھے ہیں کوئی تو معقول بات کرو۔

باقی یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی "اس آیت سے انقطاع نبوت سمجھتے ہیں"۔ تو میں اس کے متعلق پہلے یہ بتا چکا ہوں کہ آپؑ اس آیت سے ایسی نبوت کو بند سمجھتے ہیں جس سے اسلام کے ساتھ اور آنحضرتؐ کے ساتھ کوئی تعلق نہ رہے۔ اپنا قانون۔ اپنی شریعت کو شروع کر کے قرآن و اسلام کو منسوخ کر دیا جائے۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی بہت سی کتب میں یہ واضح کیا ہے کہ جو کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے وہ کمالات کسی اور کو نہیں مل سکتے وہ آپؐ پر ختم ہو گئے اور نہ ہی کسی کو اس سے بڑھ کر کمالات مل سکتے ہیں۔ اب تو جو کچھ ملیگا حضورؐ کے ہی فیض سے ملیگا۔ اور جو ملیگا وہ حضورؐ سے کم ملیگا۔ حضورؐ افضل الانبیاء ہیں خاتم النبیین ہیں۔ اب آئندہ کوئی شخص خاتم النبیین نہیں ہوگا ہاں نبی ہو گا۔ اور آپؐ سے ہی کمالات لیکر وہ نبوت حاصل کریگا۔ اور اسی بات کو ثابت کرنے کیلئے میں نے قرآن مجید سے دس دلیلیں پیش کیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنے ہرگز نہیں جو مولوی لال حسین اسوقت پیش کر رہا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی لال حسینی معنوں کی تائید نہیں فرماتے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ جس طرح میں خاتم الانبیاء ہوں تو خاتم الاولیاء ہے (دیکھو تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیینؐ) اب اگر خاتم الانبیاء کے وہ معنے کیئے جائیں جو مولوی لال حسین کر رہا ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی بھی کسی قسم کا نہیں ہوگا تو حضرت علیؓ کے متعلق جو خاتم الاولیاء فرمایا اس کے معنے بھی یہی کرنے ہونگے۔ کہ حضرت علیؓ پر ولایت ختم اور آپؓ کے بعد کوئی ولی بھی کسی قسم کا نہ ہوگا۔ گو یا سب ولیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ولایت باطل ہوگئی۔ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی یہ سب نعوذ باللہ جھوٹے ولی تھے کیونکہ ولی تو حضرت علیؓ کے بعد کسی نے ہونا ہی نہیں۔ اب اے بھائیو! آپ غور کریں کہ کیا یہ لال حسینی معنے درست ہو سکتے ہیں۔ اور اگر انہیں درست مان لیا جائے تو سب ولیوں کی ولایت کو بھی جواب دینا پڑتا ہے۔ امید ہے کہ آج مولوی لال حسین اُمّتِ محمدیہ کے کسی شخص کو بھی ولی اور خدا کا بزرگ نہیں رہنے دینگے سب کو جھوٹا اور دھوکہ باز ہی بنا کر جائینگے۔ ان کے تھیلے میں اسکے سوا رکھا ہی کیا ہے۔

حضرت علی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خاتم الاولیاء فرمایا اس کے آگے کے الفاظ چھوڑ دیئے ہیں جس میں صاف لکھا ہے کہ آپ خاتم الاوصیاء ہیں۔ میں نے تفسیر صافی دیکھی (پڑھی نہیں) ہے۔

صاحب! تفسیر صافی کے کاغذوں اور اسکی جلد کو دیکھنے سے کچھ نہیں بنتا۔ پڑھتے تو بات بھی۔ اور اگر خاتم الاولیاء کے ساتھ خاتم الاوصیاء لکھا ہے تو پھر کیا یہ بھی ثابت ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آج تک کسی نے قرآن مجید کے حکم کے مطابق وصیّت ہی کسی کو نہیں کی۔ اگر روزانہ وصایا ہوتی ہیں اور لوگ مرنے پر وصیّت کرتے ہیں تو ثابت ہوا کہ خاتم الاوصیاء سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علیؓ کے بعد دنیا میں کسی نے وصیّت ہی نہ کی بلکہ وہی مفہوم ثابت ہوا جو میں نے پیش کیا ہے۔

اور حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام بھی ختم نبوّت اور خاتم الانبیاء کے یہی معنے کرتے ہیں چنانچہ آپ نے چشمہ معرفت کے آخر میں جو مضمون "دنیا میں کوئی الہامی کتاب ہے یا نہیں اگر ہے تو کونسی" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے اس کے صفحہ ۹ پر آپ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوّت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اُن کے بعد کوئی نئی شریعت لانیوالا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو اُن کی اُمّت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے۔"

اور اگر خاتم الانبیاء کے معنے نبوّت کو بالکل بند کر لینے کے ہیں تو لُغت عرب سے کوئی ایک مثال ایسی پیش کریں جس میں خاتم مضاف ہو اور جمع مضاف الیہ جیسے خاتم الانبیاء میں خاتم مضاف اور الانبیاء مضاف الیہ ہے۔ اور پھر اس کے معنے بالکل بند کر نیکے ہوں۔ ساری لُغت عرب کی چھان بین کر جاؤ تو تمہیں یہ محاورہ ان معنوں میں نہیں ملیگا بلکہ یہ محاورہ وضع ہی اس لئے ہوا کہ تا یہ کمال پر دلالت کرے۔

اور خود ہماری زبان میں بھی یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے مثلاً حاتم پر سخاوت ختم ہوگئی۔ اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا حاتم کے بعد کوئی سخی نہیں ؟ رستم پر پہلوانی ختم ہوگئی۔ کیا رستم کے بعد کوئی پہلوان نہیں ؟ پہلوان بھی ہوئے اور سخی بھی ہوئے مگر حاتم اور رستم جیسے نہ ہوئے یہی معنے ہیں آنحضرتؐ پر نبوت ختم ہوگئی یعنی نبی تو ہونگے مگر آپؐ کی شان کے نہ ہونگے۔ اور ہم کب یہ کہتے ہیں کہ اب آئندہ نبی آنحضرتؐ کی شان اور مقابل کے ہونگے۔ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ حضورؐ کے بعد ایسے نبی ہونگے جو اس بات کا اعلان کرتے ہوں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ✤ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

حضورؐ کے نور اور فیض سے غیر تشریعی نبوت کو حاصل کرنیوالے ہونگے۔ جو قرآن مجید اور اسلام کی اشاعت کرینگے۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلك فرمایا ہے۔ اگر حضورؐ کے بعد بھی نبی آنے تھے تو من بعدك بھی فرمایا جاتا۔ پہلے نبیوں کی وحی کا ذکر کیا گیا ہے اور "من قبلك" سے اسےواضح کیا۔

اگر ساری آیت پڑھ دیتے تو تمھیں یہ اعتراض کرنے کی گنجائش نہ رہتی۔ جہاں زمانہ گذشتہ کے نبیوں کی وحی کا ذکر ہے اور آنحضرتؐ یعنی زمانہ حال کی وحی کو بیان کیا وہاں ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آئندہ زمانہ کے نبیوں کی وحی کی بھی خبر دی گئی۔ جو بالآخرۃ ھم یوقنون کے الفاظ سے تعبیر کی ہے۔ پوری آیت اس طرح ہے:۔

والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالآخرۃ ھم یوقنون (بقرہ)

حقیقی متقی وہ لوگ ہیں جو تیری وحی اور جو تجھ سے پہلے اتاری گئی اور جو پیچھے آنے والی اس پر یقین رکھتے ہیں۔

اور اگر تم کہو کہ اس میں آئندہ وحی کا ذکر نہیں اور اس پر اصرار کرو۔ تو یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کو جو کچھ ملتا ہے وہ اُن کا نہیں بلکہ سب کچھ آنحضرتؐ کا ہے۔ اور ایسی صورت میں آئندہ نبی جو آنیوالے تھے وہ چونکہ حضور پُرنورؐ کے ہی غلاموں میں سے ہونے تھے اس لئے اُن پر جو وحی نازل ہونی تھی اس کا ذکر بھی انزل الیك میں ہی خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ گویا کہ وہ بھی آپ کی وحی ہے۔

رحمۃ للعالمین حضرت سرور کائنات کو خدا نے فرمایا۔ جس طرح رب العالمین سے مراد ایک ہی رب ہے اسی طرح رحمۃ للعالمین سے مراد ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ماشاء اللہ کیا استدلال ہے۔ رحمۃ للعالمین میں سے وہ کونسا حرف ہے جس سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت بالکل ہی بند ہے۔ آخر خدارا کچھ تو انصاف کرو اور لوگوں کو دھوکہ دینے کی ناپاک کوشش نہ کرو۔ آنحضرتؐ کا رحمۃ للعالمین ہونا تو یہ ثابت کرتا ہے کہ رحمت کے دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ کُھلے ہیں اور کون نہیں جانتا کہ نبوت چشمہ رحمت ہے۔ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چشمہ رحمت کو خدا تعالیٰ نے بند نہیں کیا اور اگر اسے بند کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کیسے ہوئے۔ اور اگر تمھاری یہ مراد ہے کہ جیسے ربّ العالمین ایک ہے اسی طرح رحمۃ للعالمین بھی صرف ایک ہے اور اگر کوئی اور نبی ہُوا تو وہ بھی رحمۃ للعالمین ہو جائیگا۔ تو یہ بتاؤ کہ آنحضرتؐ سے پہلے کیا نبی دنیا کے لئے رحمت ہوکر نہیں آتے تھے تو پھر آنحضرتؐ کی خصوصیت کیا رہی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اسی طرح رہتی ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ آپؐ کے بعد نبی ہونگے جس طرح پہلے نبی تھے وہ بھی دنیا کے لئے اسی طرح رحمت ہونگے جس طرح حضور سے پہلے کے نبی رحمت تھے۔ مگر حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین جیسی شان نہ ہوگی۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ حضور جیسا نہ کوئی پہلے رحمۃ للعالمین ہُوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ حضورؐ سے بڑھکر کسی کا چشمہ رحمت وسیع نہیں ہوسکتا آپؐ سے تمام کا درجہ کم ہی ہوگا مگر یہ کیسے نکل آیا کہ اب نبی ہی نہ ہونگے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً فرمایا اور آپؐ چمکتے ہوئے سورج ہیں اور سورج ایک ہی ہُوا کرتا ہے۔ اور سورج کی موجودگی میں دوسری روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بے شک حضور سراجاً منیراً ہیں اور چمکتے ہوئے سورج اور سورج ایک ہی ہُوا کرتا ہے ہم کب کہتے ہیں کہ سورج دو ہُوا کرتے ہیں اور کب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں کسی دوسرے سورج کو کھڑا کرتے ہیں؟ اور کس وقت ہم نے سورج کی روشنی کی موجودگی میں کسی دوسری روشنی کی ضرورت کو پیش کیا۔ مگر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ظاہری سورج کے لئے ایک چاند بنایا جو رات کو سورج سے نور حاصل کرتا ہے اور دنیا کو منور کرتا ہے۔ اسی طرح آنحضرتؐ جو ایک روحانی سورج ہیں۔ اور اس لحاظ سے آپ ایک ہی سورج ہیں مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے روحانی چاند دیا ہے۔ جو آپؐ سے نور لیکر گمراہی کے وقت دنیا کے لوگوں کو منور کرتا ہے۔ اور یہ اس روحانی چاند کی اپنی روشنی نہیں بلکہ روحانی سورج کی روشن شعاعوں کو ہی وہ دنیا میں پھیلاتا ہے۔ حقیقی طور پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبھی روحانی سورج بن سکتے ہیں جبکہ آپؐ کے لئے روحانی چاند بھی ہو۔ یہ دلیل تو میرے دعویٰ کو ثابت کرتی ہے۔ میں نے اپنی پہلی تقریر میں یہ بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی آسکتے ہیں جو قرآن اور حضور پُر نور کی ہی روشنی کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور اسلام کی اشاعت کرنے والے ہوں۔ اور جو دنیا میں اس بات کا اعلان کریں ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ∴ یک قطرۂ ز بحر کمالِ محمدؐ است

آسکتے ہیں۔ اور در اصل اس قسم کے نبی روحانی چاند ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی سورج کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دلیل سے یہ کیسے ثابت ہُوا کہ دروازہ نبوّت بند ہے اور نبی اب آئندہ کیلئے آنے بند ہوگئے۔ وہ کونسا لفظ ہے اس دلیل میں جس کے معنے بند ہونے کے ہیں آخر کچھ تو بتاؤ۔

ان قرآنی آیات کے علاوہ حدیثوں سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سرور کائنات کے بعد دروازہ نبوّت بند ہے کوئی نبی کسی قسم کا نہیں آسکتا۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ پہلی حدیث۔ لم یبق من النبوّۃ الا المبشّرات۔ حضور علیہ السّلام نے فیصلہ کر دیا کہ اب نبوّت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا صرف سچی خوابیں ہیں جو مومنوں کو آیا کرینگی و بس۔

قرآن مجید میں سے جو آیات پیش کی گئی ہیں اُن میں سے ایک آیت بھی ایسی نہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ دروازہ نبوّت بند ہے اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ان آیات کو تو ختم نبوّت سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ اور یہی حال حدیثوں کا ہے۔ لیکن اگر کسی حدیث میں یہ لکھا بھی ہو کہ آئندہ کیلئے دروازہ نبوّت بالکل بند کیا جاتا ہے اور کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں آئیگا تو قرآن مجید جو خدا کا کلام ہے اور جو ببانگ بلند یہ کہہ رہا ہے کہ دروازہ نبوّت بند نہیں بلکہ کُھلا ہے تو پھر ایسی حدیث جو قرآن کے خلاف ہو وہ کیسے حُجّت ہوسکتی ہے۔

لم یبق من النبوّۃ الا المبشّرات سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اب آئندہ صرف سچی خوابیں ہی آسکتی ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید بڑے زور سے یہ کہہ رہا ہے کہ وحی اور الہام بھی آئندہ ہوگا۔ اور اُمّت محمّدیہ کے ہزارہا اولیاء کو الہام ہُوا۔ ادھر حدیث تو کہتی ہے کہ صرف سچی خوابیں ہی آئینگی و بس۔ اور واقعات یہ بتا رہے ہیں کہ لوگوں کو الہامات بھی ہوتے ہیں۔ اور خواب کا درجہ تو الہام سے نیچے ہے۔ اور قرآن الگ یہ تصدیق کر رہا ہے کہ وحی والہامات آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ اگر سچی خوابوں کے سوا سب کچھ ہی بند ہے تو یہ الہامات کیسے ہوئے اور اولیاءِ اُمّت ملہم کیونکر بن گئے۔

اگر تھوڑا سا سوچا جائے تو یہ حدیث اجرائے نبوّت کی دلیل ہے۔ اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وما نرسل المرسلین الا مبشّرین ومنذرین یعنی رسولوں کو مبشّرات کا دیا جانا اور مبشّرات کا باقی ہونا یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آئندہ بھی نبی آتے رہینگے اور وہ "مبشّرین ومنذرین" ہوکر مبشّرات حاصل کرتے رہینگے۔

حضرت نبی کریمؐ جب غزوہ تبوک پر گئے تو حضرت علی کو فرمایا انت منّی بمنزلۃ ھارون من موسٰے الا انہ لا نبی بعدی۔ اے علی تیرا وہی مقام ہے جو موسٰی کے بعد ہارون کا تھا مگر یہ کہ ہارون نبی

دیکھو بھائیو! خود مولوی لال حسین نے اس حدیث کی تشریح کر دی اور صاف طور پر بتا دیا کہ یہ الفاظ حضورؐ نے اسوقت فرمائے جبکہ آپؐ غزوہ تبوک پر تشریف لیگئے اور حضرت علیؓ کو بعد میں اپنا جانشین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے اس لئے حضورؐ نے اس شبہ کو دُور کرنیکے لئے کہ کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ حضرت علی نبی ہیں فرمایا کہ میرے بعد نبی نہیں۔ صاف ارشاد ہے کہ میرے بعد نبی نہیں۔ معلوم ہُوا رسول کریم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔

وامیر مقرر کر گئے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ طور پر جانے کے بعد حضرت ہارونؑ کو اپنا نائب کر گئے۔ حضرت ہارونؑ چونکہ نبی تھے اس لئے یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ کہیں حضرت علیؓ بھی نبی نہ ہوں تو حضورؐ نے اس خیال کی تردید کردی جیسا کہ خود لال حسین نے اعتراف کیا ہے کہ اس خیال کی تردید کیلئے حضورؐ نے فرمایا کہ میرے بعد نبی نہیں ہاں میرا جانشین ضرور ہے جیسا کہ ہارون تھا۔ اب یہاں سے یہ کیسے معلوم ہُوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے قیامت تک ہی کوئی نبی نہیں۔ پس اس حدیث سے تو صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت رسول مقبولؐ کے بعد جانشین تھے مگر نبی نہ تھے جیسا کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد نبی بھی تھے۔ ویس۔ ایک وقتی بات کو ہمیشہ کیلئے سمجھنا، جبکہ قرآن مجید بھی صاف کہہ رہا ہو کہ نبی آئینگے، کیسے درست ہو سکتا ہے۔

اور اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پھر انتظار کیوں کی جارہی ہے جبکہ وہ بھی نبی ہی ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کُنتُ اوّل النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث۔ میں نبیوں میں سے سب سے پہلا ہوں جو پیدا ہُوا اور نبیوں میں سے سب سے آخر ہوں جو مبعوث ہُوا۔

جب آپ سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوئے اور سب سے آخر میں مبعوث ہوئے۔ تو اس لحاظ سے آپؐ کی عمر ہزاروں برس کی ہوئی۔ لیکن حدیث میں صاف لکھا ہے اور جس کی راویہ حضرت فاطمہؓ جیسی عظیم الشان شخصیت ہے کہ آپؐ کی عمر ۶۳ برس کی تھی۔ اب ان دونو میں سے ایک غلط ہے اور ایک سچی حدیث۔ اور پھر یہ قابل غور ہے کہ آپؐ اتنا عرصہ غائب کہاں رہے۔ جب پیدا ہو چکے تھے تو آخر کہیں دُنیا میں ہی ہونگے۔ اور اگر دنیا میں ہی تھے تو اس کا ثبوت کیا۔ پھر پیشکردہ حدیث کا کوئی حوالہ نہیں۔ اور پھر قرآن کے بھی خلاف کیونکہ وہ اس دَور کا سب سے پہلا نبی حضرت آدمؑ کو قرار دیتا ہے۔

اور پھر تمھارے اپنے مسلّمات کی رُو سے حضرت رسول کریمؐ آخری نبی بھی نبی رہتے۔ تم مانتے ہو کہ مسیحؑ آسمان سے آئینگے۔ اب بتاؤ جب مسیحؑ آئینگے اور وہ نبی بھی ہونگے تو آخری حضرت مسیحؑ ہوئے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

اگر تمھارے پاس کوئی صحیح حدیث نص صریح ہے تو وہ پیش کرو قرآن وصحیح حدیث کے خلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغیر حوالوں کے کمزور روایتیں پیش کر رہے ہو۔ اور اپنے مسلّمات کے بھی خلاف۔

حدیث میں ہے:۔ اول الانبیاء آدم و آخرھم انا۔ سب سے پہلا نبی آدم اور سب سے آخری نبی میں ہوں۔

کیسی آپ متضاد روایات پیش کر رہے ہیں۔ اس سے پہلی روایت میں تھا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مَیں سب سے پہلا نبی ہوں اور اس روایت میں ہے کہ سب سے پہلا نبی آدم تھا۔ خدارا کیوں غیر مسلموں کو ہنسی کا موقع دیتے ہو۔ یہ کیا کہتے ہونگے کہ مسلمانوں کا نبی عجیب ہے کبھی کہتا ہے مَیں سب سے پہلا نبی اور کبھی آدم کو سب سے پہلا نبی قرار دیتا ہے۔ اور کیا تم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ کوئی حوالہ پیش نہیں کرنا۔ بغیر حوالوں کے ہی لوگوں کو دھوکہ دینا ہے۔

اور پھر تم مانتے ہو کہ حضرت مسیحؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائینگے اور وہ نبی بھی ہونگے تو آخری نبی حضورؐ کیسے رہے؟ تمہارے اس عقیدہ کی رو سے تو آخری نبی مسیحؑ بن جائینگے۔

اور اگر ان حدیثوں کو صحیح مان لیا جائے تو پھر ان کے یہ معنیٰ ہونگے کہ آپؐ بلحاظ شریعت کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد ایسا کوئی نبی نہیں آئیگا جو نئی شریعت لائے۔ ہاں قرآنی شریعت پر عمل کرنیوالے اور اسکی اشاعت کرنے والوں کیلئے روک نہیں اور ایسے نبیوں کی آمد کا سلسلہ قرآن بھی جاری رکھتا ہے لہٰذا ان حدیثوں کے وہی معنے کرنے ہونگے جو قرآن کے مطابق ہوں۔ اور ان معنوں کی رو سے ہمارا دعویٰ ثابت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہونا ہوتا تو عمر ہوتا۔ لو کان بعدی لکان عمر۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اگر ہوتا تو حضرت عمر ہوتے۔ لیکن حضرت عمر بھی نبی نہ ہوئے۔

۱۔ اس حدیث کے متعلق ترمذی میں صاف لکھا ہے۔ ھذا حدیث غریب۔ کہ یہ حدیث قابل استناد نہیں اعلیٰ درجہ کی حدیثوں کے مقابلہ میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ کیا یہی تمہارے مدّعا کیلئے غریب حدیثیں ہی رہ گئی ہیں۔

۲۔ اس حدیث کے کمزور ہونے کا ایک اور بھی ثبوت ہے اور وہ یہ کہ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ سے افضل تھے۔ اور اسی وجہ سے خدا نے آپؓ کو خلیفہ اوّل بھی بنایا۔ کہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کے متعلق بھی یہ فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہونا ہوتا تو ابو بکرؓ ہوتا؟ اگر نہیں کہا تو پھر حضرت عمرؓ کے متعلق لو کان بعدی نبی لکان عمر کے الفاظ بتاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا مقام اور درجہ ابو بکر صدیق سے بھی زیادہ تھا۔ حالانکہ قرآن و حدیث اور واقعات اس کی تردید کر رہے ہیں اور ابو بکرؓ کو افضل قرار دیتے ہیں۔ پس اس حدیث سے تو ابو بکرؓ کی فضیلت پر بھی دھبہ آتا ہے۔ خدارا ایسی باتیں نہ پیش کرو۔ جس سے مسلّمہ بزرگوں کی بھی توہین ہوتی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳- اور اگر اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو پھر اس کے معنے جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے لولم ابعث لبعثت یا عمر کہ اے عمر میں مبعوث نہ ہوتا تو تُو مبعوث کیا جاتا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے مبعوث فرمایا اس لئے حضرت عمرؓ کو اسوقت یہ مقام مل سکا۔ لیکن اس سے یہ کہاں نکل آیا کہ اب آیندہ کیلئے بھی کوئی نبی مبعوث نہ ہوسکیگا۔ اور قیامت تک دروازہ بند ہو جائیگا۔

کیا غریب حدیث صحیح نہیں ہُوا کرتی۔

مَیں نے اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی وجہ پیش کی ہے۔ اُس جرح کو تو توڑو جب وہ میری جرح قائم ہے اور تم نے اسے چھوا تک بھی نہیں تو اسے صحیح حدیث کیسے بتا رہے ہو۔ اور غریب تو تم نے بھی یہ کہکر تسلیم کر ہی لیا ہے "کیا غریب حدیث صحیح نہیں ہُوا کرتی" اور پھر مَیں نے تو اس کو صحیح مانتے ہوئے بھی جواب دیدیا کہ اس سے دروازہ نبوّت کا بالکل بند ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نہ مبعوث ہوسکے۔ آیندہ کیلئے قطعاً کوئی ذکر نہیں۔

حضرت سرور کائنات کا یہ ارشاد ہے کہ اتبعوا السواد الاعظم۔ کہ اس گروہ کی پیروی کرو جو تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو۔ اب ساری اُمّت کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ اور جو آئینگے وہ جھوٹے ہونگے دجّال ہونگے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے سیکون فی اُمّتی ثلٰثون کذّابون دجّالون کہ میری اُمّت میں تیس ۳۰ جھوٹے دجّال ہونگے اُن میں سے ہر ایک نبوّت کا دعویٰ کریگا اور مَیں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اتبعوا السواد الاعظم کا یہ مطلب نہیں کہ جو تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو اس کی پیروی کرو۔ یہاں حضورؐ نے اعظم کا لفظ استعمال کیا ہے جو عظمت سے تعلّق رکھتا ہے ہاں اکثر ہوتا تو آپکا مطالبہ بجا تھا مگر افسوس کہ حضورؐ نے اکثر کی بجائے اعظم فرما کر آپ کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔

اگر ایسے گروہ کی پیروی کرنے کا حکم ہے جو تعداد میں زیادہ ہو تو پھر تمھیں فوراً ہندو ہو جانا چاہیئے کیونکہ وہ تعداد میں مسلمانوں سے زیادہ ہیں۔

نوٹ: میاں اللہ دتہ ال حسین نے احمدی مبلّغ کے اس جواب کو سُننے کے بعد کہا کہ میری مراد یہ ہے کہ جو مسلمانوں میں سے بڑا اور زیادہ گروہ ہے اس کی پیروی کی جائے۔

بہت اچھا اگر حضوؐر کا یہ حکم ہے کہ مسلمانوں میں سے جو گروہ تعداد کے لحاظ سے بڑا ہو اس کی پیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جائے۔ تو یہ حضورؐ کے دوسرے حکم کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کے تہتّر (۷۳) فرقے ہو جائینگے ان میں سے بہتّر (۷۲) آگ میں جائینگے۔ اور صرف ایک جنّت میں۔

اب اگر تمھاری تشریح کے مطابق مسلمانوں میں سے اس گروہ کی پیروی کیجائے۔ جو تعداد میں زیادہ ہے تو یقیناً ۷۲ فرقے اپنی تعداد میں زیادہ ہیں اور ان کو حضورؐ جہنّمی قرار دیتے ہیں تو ان ۷۲ فرقوں کی جو بھی پیروی کریگا وہ بھی دوزخی اور جہنّمی ہو جائیگا۔ تو کیا اب تمھاری منشاء یہ ہے کہ ہم بھی انہی بہتّر (۷۲) فرقوں کی پیروی شروع کر دیں جنہوں نے رسول خداؐ کے طریق کو چھوڑکر اپنے لئے جہنّم کو لے لیا۔

"سواد اعظم" سے مراد ہرگز ہرگز وہ گروہ نہیں جو تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو۔ بلکہ اس سے مراد وہ گروہ ہے جسے عظمت حاصل ہے خدا تعالیٰ کی صفت بھی عظیم لیکن وہ تو ایک ہے اب تم یہ بھی کہنا شروع کردو گے کہ خدائے عظیم سے مراد بہت سے خدا ہیں کیا ہندوستان سے نیروبی کے مسلمانوں کو اسی شرک کی تعلیم دینے کیلئے آئے ہو۔ پھر غور کرو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابیوں کے ساتھ تھے اُس وقت آپؐ کا گروہ عظمت والا نہ تھا؟ یقیناً تھا۔ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے وہی حالت تھی جو آج جماعت احمدیہ کی ہے۔ پس عظمت والا گروہ وہ ہے جو حضورؐ اور صحابہؓ کے نقش قدم پر چلتا ہے، اور وہ صرف ایک فرقہ ہے اور اس کے مخالف بہتّر فرقے ہیں اس کی پیروی کرنے کیلئے حضورؐ نے حکم دیا اور یہ تم دیکھ لو کیا وہ عظمت والا گروہ جماعت احمدیہ ہی نہیں جس کے مخالف بہتّر (۷۲) فرقے ہیں۔ شیعہ۔ سُنّی۔ وہابی وغیرہ سب کے سب احمدیوں کو کچلنے کیلئے تیار ہیں۔ اور باوجود اس کے خود مسلمانوں کے دلوں میں احمدیہ جماعت کے ایثار۔ قربانی اور اس کی شاندار اسلامی خدمات اور تنظیم کی وجہ سے عظمت ہے جاؤ! اور ہندو۔ سکھ اور عیسائیوں سے دریافت کرو اگر وہ گھبراتے ہیں تو احمدیوں سے یہ ہے عظمت کا ثبوت۔ سوامی شردھانند نے ایک موقع پر دہلی میں جبکہ جمیعت العلماء کے نمائندے۔ مولانا محمد علی مرحوم اور ڈاکٹر انصاری حکیم اجمل خاں مرحوم جیسے لیڈر موجود تھے اور ملکانوں کی شدھی وغیرہ کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ اسوقت جمیعت العلماء کے نمائندوں نے سوامی صاحب سے کہا کہ اگر احمدی اپنے مبلّغ نہیں بُلانا چاہتے تو نہ بلائیں ان کی تعداد ہی کیا ہے آٹے میں نمک کے برابر۔ ہم تمام ہندوستان کے مسلمان آپ سے صلح کرتے ہیں۔ تو سوامی شردھانند نے اُسوقت کہا کہ جب تک احمدیوں کا ایک آدمی بھی علاقہ ارتداد میں ہے اور وہ وہاں سے واپس نہیں آتا میں صلح کرنے کیلئے تیار نہیں احمدیوں کا ایک آدمی وہ کام کر سکتا ہے جو تمھارے سینکڑوں مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کر سکتے۔ یہ ہے عظمت جو غیروں کے دلوں کو بھی ہر وقت لرزاتی رہتی ہے۔

جس کثرت اور اُمّت کا تم اجماع پیش کر رہے ہو اس کی حالت تو آنحضرت ؐ کے فرمان نے ہی واضح کر دی اور یہی وجہ ہے کہ ان بہتّر فرقوں کو حضور ؐ نے دوزخی قرار دیا۔ اس لئے ایسے لوگوں کا اگر اجماع ہو بھی تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ مگر یہ ہے یہ سفید جھوٹ کہ اُمّت محمدیہ کا اجماع ہے۔

دیکھئے جناب من! حضرت شیخ محی الدین ابن عربی صاحب فتوحات مکیہ میں صاف لکھتے ہیں کہ آنحضرت ؐ کے بعد نبوّت بالکل بند نہیں بلکہ ایسے نبیوں کا آنا بند ہے جو شریعت کو منسوخ کردیں۔ (جلد ۲) پھر حضرت ملّا علی قاری صاحب نے اپنی کتاب موضوعات کبیر میں لکھا ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی مِلّت وطریق کو منسوخ کردے۔ اور آپ ؐ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔ (صفحہ ۵۹)

پھر عارف ربّانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی نے اپنی کتاب انسان کامل کے باب ۳۶ کے آخر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم النبیین ہیں کہ تشریعی نبوّت کا حکم آنحضرت ؐ پر ختم ہے۔

ان حوالہ جات کی موجودگی میں یہ کہنا کہ اجماع اُمّت ہے اگر سفید جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ یہ سب بزرگ ہمارے دعویٰ کی تائید کر رہے ہیں اور صاف طور پر لکھ رہے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبی نہیں آسکتا اور جو دروازہ بند کیا ہے وہ اسی تشریعی نبوّت کا نہ کہ غیر تشریعی نبوّت کا اور یہی ہمارا دعویٰ ہے۔

باقی رہا یہ کہ حضور ؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت میں تیس جھوٹے دجّال آئینگے۔ اور وہ نبوّت کا دعویٰ کرینگے۔ مولوی لال حسین اس حدیث کو بار بار پیش کرتے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ کہ اُمّت محمدیہ میں دغاباز۔ فریبی اور دجّال پیدا ہونگے۔ لیکن اُمّت میں سے کوئی نیک صالح خدا کا پیارا ان دجّالوں کی قلعی کھولنے والا پیدا نہ ہوگا۔

اے اُمّت محمدیہ کے فرزندو! مولوی لال حسین ہندوستان سے آپکے لئے یہ گراں بہا تحفہ لائے ہیں اپنی جھولیاں بھر لے جاؤ کہ تم میں دجّال آئینگے۔ ہاں ... روحانی بیڑا غرق کرنیوالے تم میں سے پیدا ہونگے۔ لیکن اس بیڑے کو بچانے کیلئے اُمّت محمدیہ کی کشتی کو ورطہ گمراہی سے محفوظ رکھنے کیلئے کوئی خدا کا نبی اور مصلح نہیں آئیگا۔ کیا اسی وجہ سے خیر اُمّت اور تمام اُمّتوں سے بہترین قرار دی جاتی ہے۔

ٹھنڈے دل سے غور کرو اور سوچو کہ بنی اسرائیل میں ہزارہا نبی اُن کی اصلاح کیلئے آتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معمولی سی خرابی پیدا ہوتی اور فوراً نبی بھیجدیا جاتا ہے۔ مگر اُمّت محمدیہ میں معمولی سی خرابی نہیں بلکہ ساری کی ساری اُمّت قریباً بگڑ جاتی ہے ۷۲ فرقے ناری بن جاتے ہیں۔ اُمّت میں دجّالوں اور کذّابوں کی آمد آمد ہے مگر دروازہ بند ہے تو اُمّت کی اصلاح کرنیوالوں کا روحانی ڈاکٹروں اور رسولوں نبیوں کا کیا کوئی عقلمند اسے تسلیم کرسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے پیارے رسول کی اُمّت کو اس طرح شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیگا۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ حالت تو خود بتاتی ہے کہ دروازہ نبوّت بند نہیں بلکہ کھلا ہے۔ باقی رہے تیس۳۰ دجّال۔ تو حضورؐ کا یہ تعداد مقرر کرنا ہی بتاتا ہے کہ کوئی سچا بھی آئیگا۔ اور اگر آنحضرتؐ کے بعد کسی سچے نے آنا ہی نہیں تھا تو آپؐ تعداد مقرر نہ کرتے بلکہ فرماتے کہ جو بھی دعویٰ نبوّت کریگا وہ ہی جھوٹا ہوگا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تیس۳۰ جھوٹے آئینگے وہاں سچے بھی آئینگے۔

پھر اکمال الاکمال شرح مُسلم میں صاف لکھا ہے کہ یہ تعداد پوری ہوچکی ہے (دیکھو صفحہ ۲۵۸ جلد)

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔ مَیں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمّت ہو۔ جس طرح اب اُمّت اور کوئی نہیں اسی طرح نبی بھی اب کوئی نہیں آئیگا۔

تو پھر حضرت مسیحؑ کی انتظار کیوں کررہے ہو۔ جب تمھارے عقیدہ کے مطابق مسیحؑ آنا ہے اور اس کی یہ آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوگی تو آخری نبی تو حضرت مسیحؑ ٹھیرے۔ نہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور کیا حضرت مسیحؑ اپنی الگ اُمّت بنائینگے یا اُمّت محمدیہ ہی ہوگی اور اسی کی اصلاح کرینگے۔ جب تمھارا عقیدہ ہے کہ کوئی نئی اُمّت نہیں بلکہ اُمّت محمدیہ ہی ہوگی اور اس کی ہی اصلاح کرینگے۔ تو معلوم ہوا کہ ضروری نہیں کہ ہر ایک نبی کی اُمّت الگ ہو۔ ہارون علیہ السلام کی کونسی اُمّت الگ تھی۔ پس اُمّت محمدیہ میں جو غیر شرعی نبی آئینگے وہ اسی اُمّت کی اصلاح کرینگے۔

اور آخر الانبیاء کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ سب سے پیچھے آئے ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی فضیلت کی بات ہے۔ مثلاً اگر ایک طالب علم سکول میں سب لڑکوں سے آخر میں آئے تو ہیڈ ماسٹر کیا اُسے سزا دیگا یا انعام۔ ظاہر ہے کہ ایسے طالب علم کو ہیڈ ماسٹر عزّت کی نظر سے نہیں دیکھیگا۔ پس آخر الانبیاء کے وہ معنے کرنے چاہئیں جس سے حضورؐ کی عظمت ظاہر ہو۔ چنانچہ حضورؐ نے خود اس کو ایک اور موقعہ پر استعمال کرکے اس کے معنوں کو بتادیا۔ مسجد نبوی کے متعلق فرمایا انا آخر الانبیاء و مسجدی ھذا آخر المساجد۔ اب آپؐ کی مسجد تو اس لحاظ سے آخری ہو نہیں سکتی کہ اس کے بعد مسجدوں کے بنانے کی ممانعت ہوگئی۔ اور اگر یہی مفہوم لینا چاہتے ہو تو پھر ان تمام مسجدوں کو مسمار کردو۔ پس جس لحاظ سے آپؐ کی مسجد آخری مسجد ہے ویسے ہی آپؐ آخری نبی ہیں۔ یعنی جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضیلت مسجد نبوی کو دنیا کی مساجد پر حاصل ہے وہ کسی اور مسجد کو نہیں۔ اسی طرح پر جو فضیلت حضور پُر نور ؐ کو حاصل ہے وہ نہ پہلے کسی نبی کو حاصل ہوئی اور نہ ہی آئندہ کسی نبی کو ہو گی اس شان و شوکت کے لحاظ سے گویا اوّل بھی آپؐ ہی ہیں اور آخر بھی آپؐ۔ کمالات کے لحاظ سے آپؐ آخری وجود ہیں جن کو اتنا بڑا کمال حاصل ہوا کہ خاتم الانبیاء بن گئے۔ اب یہ کمال کسی اور کو نہیں مل سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ غیر تشریعی نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ بھی بند ہو گئی۔

میں نے بار بار یہ مطالبہ کیا ہے کہ یہ جو تم روایات پیش کر رہے ہو کہ حضورؐ خاتم الانبیاء ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہو سکتا۔ کیا مسیحؑ آنحضرتؐ کے بعد نہیں آئینگے اور کیا وہ نبی نہ ہونگے؟

حضرت مسیح جب دنیا میں آئینگے تو اُن کی مثال ایسی ہی ہو گی جیسے یوگنڈا کا G. C. S نیروبی آجائے۔ G. C. S تو وہ بیشک ہو گا مگر نیروبی میں وہ کوئی کام اپنے عہدے کے لحاظ سے نہیں کر سکیگا۔ ایک ریٹائر جج کی طرح جو جج تو کہلاتا ہے۔ لیکن ججی کا کام نہیں کرتا۔

دیکھئے حضرات! آج تک مسلمان حضرت مسیحؑ کی انتظار کرتے رہے اور اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ جب مسیحؑ آئیگا دنیا کے کافروں کو قتل کریگا خنزیروں کو ماریگا۔ صلیبی مذہب کو باطل کریگا وہ حَکَم ہو گا اختلافات کا فیصلہ کریگا۔ اور دین اسلام کو باقی دینوں پر غالب کریگا۔ لیکن سائیں لال حسین نے جب دیکھا کہ احمدی مبلغ کی اس پکڑ سے کہ اگر مسیحؑ آنحضرتؐ کے بعد آیا تو نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی رہے اور نہ ہی نبوت ختم ہوئی، رہائی کی جب کوئی صورت نہ دیکھی تو اب مسیحؑ کو پنشنر بنا دیا اور کہدیا کہ وہ دنیا میں آکر کوئی کام نہیں کرینگے۔ اور اگر وہ دنیا میں آکر کام نہیں کرینگے تو ان کا پھر انتظار کیوں کیا جا رہا ہے۔ کیا مسیحؑ کی جدائی تم سے برداشت نہیں کی جا سکتی۔ رسولِ خدا کی جدائی تو گوارا کر سکتے ہو لیکن مسیحؑ کے بغیر تمہیں ایک دم بھی چین نہیں آتا۔

اور پھر وہ تمام حدیثیں جن میں مسیحؑ کے بڑے بڑے کام لکھے تھے۔ اور جنہیں آج تک تم پیش کرتے تھے کہاں لے جاؤ گے۔ مسلمانوں کو تو اُس سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ اور ان کے گھروں کو اُس نے آکر مالا مال کر دینا تھا۔ مسیحؑ کو پنشنر اور ریٹائر کی حیثیت دیکر مسلمانوں کی تمام امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ساتھ ہی میرا دعویٰ بھی ثابت کر دیا کہ دروازہ نبوت کھُلا ہے خواہ اب اُسے ریٹائر بناؤ یا پنشنر۔ اور پھر یہ بھی بتاؤ کہ جب تم نے یہ اقرار کیا ہے کہ ریٹائر جج جج کہلاتا ہے یا یوگنڈا کا G. C. S جب نیروبی آئے تو وہ G. C. S کہلاتا ہے گو وہ کام نہیں کرتا۔ مسیحؑ آئینگے خواہ وہ ریٹائر ہی کی حیثیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہوں نبی تو کہلائینگے - اور جب نبی کہلائینگے تو یہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ ریٹائر نبی آنحضرتؐ کے بعد آسکتے ہیں - اسی طرح کوئی حدیث بھی اس مضمون کی بتاتا -

دیکھو بھائیو! سیدھے راستے کو اختیار نہ کرنے کی وجہ سے کس قدر مشکلات میں مولوی لال حسین آپ لوگوں کو ڈال رہے ہیں کہیں صحیح حدیثوں کا انکار ہے کہیں مسیحؑ کی آمد کو لغو قرار دیا - خدا تعالیٰ کے فعل کو بیہودہ ثابت کیا (نعوذ باللہ) کہ اُس نے مسیحؑ کی آمد کے متعلق وعدہ تو کر دیا مگر اس کا کام بوڑھوں کی طرح جو کام کرنے سے عاجز آجاتے ہیں تو گورنمنٹ اُن کو پنشن دیدیتی ہے تا وہ آخری دن آرام کے بسر کریں اس قسم کے آدمیوں کی طرح فضول لیٹ رہنا بتایا - لیکن اگر صحیح طریق کو اختیار کر لیا جاتا تو یہ مشکلات نہ پیش آتیں اور صحیح طریق وہی ہے جسے میں نے آپکے سامنے اس وقت وضاحت سے پیش کیا ہے کہ آنحضرتؐ کے شاگردوں میں سے نبی آئینگے اور وہ خوب کام کرینگے - اسی طرح آنحضرتؐ کی نبوت کے ہی اثرات کا ظہور ہوگا - اور جبکہ ایک شخص بنی اسرائیل سے آسکتا ہے باوجود "خاتم الانبیاءؐ" کے الفاظ ہونے کے تو حضورؐ کی اُمت میں سے کیوں نہیں آسکتا -

مرزا صاحب نے تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ "اب کوئی کامل انسان پیدا نہیں ہوگا" جب کامل انسان پیدا نہ ہوگا تو نبی بھی پیدا نہ ہوگا -

حضورؑ نے جو یہ لکھا کہ "اب کامل انسان پیدا نہ ہوگا" تو یہ بالکل سچ ہے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل انسان اب پیدا نہیں ہوسکتا - مگر نبوت کے حصول کیلئے جس کمال کی ضرورت ہے وہ کمال انسان حاصل کر سکتا ہے اور اس قسم کے کامل انسان جو حضورؐ کی اتباع سے اور آپکے فیض نبوت سے اُس قسم کے مقام نبوت کو حاصل کرنیوالے ہیں جسے اسوقت میں نے کھولکر بیان کیا ہے ایسے کامل انسانوں کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں نہیں لکھا کہ وہ پیدا نہیں ہوسکتے - کمال کا پایا جانا اور کامل ہونا یہ ایک نسبتی امر ہے خاتم الانبیاء بننے کیلئے جس کمال کی ضرورت تھی وہ صرف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا - اب یہ کمال کسی اور میں نہ ہوگا - اس سے یہ کہاں نکلا کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی شخص غیر تشریعی نبوت بھی حضورؐ کی پیروی سے نہیں حاصل کر سکتا -

کیا مرزا صاحب کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے - ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا تمہارے سامنے لال حسین کھڑا ہے -

نبوت کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے جب اللہ تعالےٰ چاہیگا اور جس کو چاہیگا اُسے مقام نبوت پر سرفراز فرمائیگا - لیکن ایسا شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں سے ہوگا - اور یہ بات بھی بھلا کوئی پوچھنے والی تھی - جب میں نے دعویٰ ہی یہ پیش کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ دروازہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبیوں کیلئے قیامت تک کھلا ہے۔ تو پھر اس سوال کی کیا ضرورت تھی کیا اس سے ثابت ہوگیا کہ حضرت رسول کریمؐ کے بعد دروازہ نبوت بند ہے، کچھ تو عقل سے بھی کام لو۔ آخر یہ لوگ کیا کہتے ہونگے۔ اور کیا اسی برتے پر یہ کہا تھا کہ مَیں احمدیت کی ایسی کھال اُتارونگا کہ پھر یہ کبھی دم بھی نہ لے سکے۔ جتنے اس وقت تک تم نے ہتھیار نکالے ہیں اُلٹا تمہاری گردن پر ہی پڑ رہے ہیں۔

مَیں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں قرآن مجید سے پہلے دسؔ دلیلیں پیش کر چکا اب گیارھویں دلیل سُنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الرُّسُل کلوا من الطیّبٰت واعملوا صالحا (مومنون ع ۳) اے رسولو! پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور کوئی رسول نہ تھا آپؐ اکیلے ہی تھے اس لئے رُسُل کا لفظ جو جمع پر دلالت کرتا ہے یہ بتاتا ہے کہ حضورؐ کے بعد بھی بہت سے رسول ہونے والے تھے جن کو یہ قرآن کریم میں ہدایت دی گئی اور اگر نہ ہونے تھے تو یہ کیوں فرمایا کہ اے رسولو! پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا ثبوت ہے اس بات کا کہ دروازہ نبوت بند نہیں بلکہ کھلا ہے۔

بارھویں دلیل میرے دعویٰ کے ثبوت میں یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فبعث اللہ النبیّین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب بالحقّ لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ (بقرع ۲۶) دوسری جگہ فرمایا ھوالذی بعث فی الامّیّین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکّیھم ویعلّمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (جمعہ) ان دونو آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبیوں کے مندرجہ ذیل کام ہوتے ہیں (۱) تبشیر۔ (۲) انذار (۳) حلّ اختلاف (۴) تلاوت آیات (۵) تزکیہ نفوس (۶) تعلیم کتاب (۷) تعلیم حکمت۔ اگر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کاموں کی ضرورت نہیں اور قرآن نے کہیں لکھا ہے کہ اب تبشیر۔ انذار۔ حل اختلاف۔ تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس تعلیم کتاب اور حکمت کی ضرورت نہیں۔ تو صاف فیصلہ ہُوا کہ نبی کی بھی آیندہ ضرورت نہیں۔ اور اگر قرآن مجید نے یہ نہیں لکھا بلکہ برعکس اس کے واقعات شہادت دے رہے ہیں کہ ان کاموں کے کرنے کی ضرورت ہے۔ اختلاف پایا جاتا ہے اور اس حلّ کے بغیر کوئی چارہ نہیں دنیا کے لوگ گندے ہوئے ہیں ان کو پاکیزہ کرنے کی ضرورت ہے تو یقیناً نبیوں کے آنے کا دروازہ کھُلا ہے۔ اور اُسوقت تک دروازہ نبوت کھُلا رہیگا جب تک کہ مندرجہ بالا کاموں کی ضرورت محسوس ہوتی رہیگی۔

اب تیرھویں دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیح حدیث سے پیش کرتا ہوں حضورؐ فرماتے ہیں کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا (ابن ماجہ) اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ ہوتا دروازہ نبوت بند ہوتا تو آپؐ اپنے بیٹے کے متعلق یہ نہ فرماتے جبکہ خاتم النبیین والی آیت حضرت ابراہیم کی وفات سے چار سال پہلے ۵ سنہ ہجری میں نازل ہو چکی تھی۔ اس سے یہ بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کے نزدیک خاتم النبیین کے وہ معنے نہ تھے جو آج غیر احمدی کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ پورے طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ آپؐ کے بیٹے کو اس لئے نبوت نہ مل سکی کہ وہ وفات پا گئے اور اگر زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ جیسے کہیں کہ اگر لطیف زندہ رہتا تو بی۔ اے پاس کرتا۔ معلوم ہوا کہ بی۔ اے کی ڈگری تو ہے مگر بوجہ لطیف کے مرنے کے وہ اس ڈگری کو حاصل نہ کر سکا یہ نہیں کہ ڈگری ہی نہیں۔

لو عاش والی حدیث مرزائی مولوی نے غلط پڑھی ہے عاش کے بعد ابراہیم کا لفظ نہیں اگر ابراہیم کا لفظ ہو تو پچاس شلنگ انعام۔ کتاب سے دکھا دو اور آنحضرت کے بیٹے ابراہیم کی وفات ہی اس لئے ہوئی کہ نبوت کا دروازہ بند تھا۔

رکھو پچاس شلنگ ٹائم کیپر کے پاس اور سنو حدیث۔ "لما مات ابراهیم بن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال ان له مرضعًا فی الجنّة ولو عاش لکان صدیقًا نبیا۔ (ابن ماجہ ص۱۱۰) جب ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے فوت ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کیلئے دودھ پلانے والی جنّت میں ہوگی اور اگر زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔

اب بتاؤ کہ لما مات ابراھیم کے جملہ میں ابراہیم کا لفظ آیا ہے یا نہیں۔ اور لو عاش لکان صدّیقا نبیّا اگر وہ زندہ رہتا تو نبی سچا ہوتا۔ اب بتاؤ کہ "وہ" سے مراد کیا ابراہیم ہی نہیں۔ کیا تمہاری منشاء بھی کہ ابراہیم کا لفظ چار پانچ دفعہ لاتے تو تب آپ کو سمجھ آتی۔ بار بار اسم نہیں دوہرایا جاتا بلکہ ایک دفعہ ذکر کر دیا اور پھر ضمیروں سے کام لیا جاتا ہے۔ اور یہ فصاحت کے بھی خلاف ہے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اگر اس طرح یہ الفاظ ہوتے۔

"جب ابراہیم فوت ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا ابراہیم کیلئے جنّت میں دودھ پلانے والی ہوگی اور اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا" تو کیا یہ کلام اچھا لگتا۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ لال حسین نیروبی آیا لال حسین نے نیروبی میں تقریر کی لال حسین نیروبی میں تقریر کر کے گھر چلا گیا تو کون عقلمند ہوگا جو اس کلام کو فصیح کہیگا۔ لیکن جب یہ کہا جائیگا کہ زید یہاں آیا اور تقریر کر کے گھر چلا گیا تو سب یہی سمجھینگے کہ تقریر کرنیوالا بھی زید اور گھر جانے والا بھی وہی ہے۔

تمہارا یہ مطالبہ کرنا بتاتا ہے کہ تمہارے پاس اس حدیث کے مضمون کا چونکہ کوئی جواب نہیں اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم نے سمجھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور بول دیا جائے۔ خواہ وہ بول کتنا ہی بیہودہ کیوں نہ ہو۔

نوٹ:۔ تمام ہندو اور سکھ پبلک اور سمجھدار مسلمانوں نے لال حسین کے اس مطالبہ کو لغو اور فضول قرار دیا اور انہوں نے اس بات کا علی الاعلان اعتراف و اظہار کیا کہ یہ محض لغویت تھی جو لال حسین کی طرف سے کیگئی اور ولو عاش سے مراد ابراہیم کا ہی زندہ ہونا ہے۔

لیکن ہم اصل مطالبہ بھی پورا کیئے دیتے ہیں اور شلنگوں کے ہم خواہش مند نہیں۔ اسی کتاب میں لکھا ہے "لو عاش ابراھیم لکان صدّیقا نبیا" (ص۱۱ حاشیہ ابن ماجہ) امید ہے اب مولوی لال حسین کی تسلی ہو گئی ہوگی۔

پھر مولوی لال حسین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم حضور کے صاحبزادے کو وفات ہی اس لئے دی کہ چونکہ دروازہ نبوّت بند تھا۔ کیا خدا تعالیٰ کو دروازہ نبوّت کے بند ہونے کا اس وقت علم ہوا جبکہ حضرت ابراہیم پیدا ہو چکے تھے؟ اگر پہلے سے ہی علم تھا تو پھر خدا تعالیٰ پیدا ہی نہ کرتا ورنہ پیدا کر کے مارنا اس غرض کیلئے کہ دروازہ نبوّت چونکہ بند تھا۔ تو یہ خدائے حکیم کی شان کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ دروازہ نبوّت اگر بند ہوتا تو اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

یہ حدیث کہ لو عاش (ابراھیم) لکان صدّیقا نبیا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔ یہ ایسی زبردست دلیل ہے اجرائے نبوّت کیلئے کہ مخالف احمدیت کے پاس قطعاً اس کا کوئی جواب نہیں۔

بھائیو! ذرا غور کریں کہ ۵ سنہ ہجری میں خاتم النبیین کی آیت اتر چکی ہے جو اس بات کی دلیل سمجھی جاتی ہے کہ آئندہ کیلئے وہ دروازہ نبوّت کو بند کرنے والی ہے۔ اگر واقعہ میں یہ آیت دروازہ نبوّت کو بند کرنے والی ہوتی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوّت جاری نہ ہوتا تو کبھی بھی چار سال بعد یعنی ۹ سنہ ہجری میں حضرت ابراہیم کی وفات پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ بلکہ کہتے کہ اگر وہ زندہ بھی رہتا تو بھی نبی نہ ہوتا۔ مگر یہ تو آپؐ نے نہیں فرمایا۔ بلکہ کہا تو یہ کہا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ معلوم ہوا کہ نبی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آسکتا ہے مگر چونکہ ابراہیم کی وفات ہو گئی اس لئے وہ نبی نہ بن سکا۔ یہ نہیں کہ دروازہ نبوّت بند ہے۔

غرض میں نے اسوقت قرآن مجید سے بفضل خدا یہ پورے طور پر ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے فیض سے آپؐ کی ہی شریعت کو پھیلانے والے نبی ہو سکتے ہیں اور اس قسم کی نبوّت کا دروازہ ہرگز بند نہیں۔ اور یہی تو وہ خصوصیت ہے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کو اسوقت تمام مذاہب پر برتری اور فضیلت دے رہی ہے۔ دنیا کی تمام قومیں اور مذاہب اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ کسی سے کلام نہیں کرتا اور نہ آئندہ کریگا یہودی کہتے ہیں خدا نے موسیٰؑ سے کلام کیا اور اب خاموش ہے۔ اور اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ مگر اسلام کا نظریہ بالکل اس کے برعکس ہے کہ جیسے خدا نے ابتدا میں کلام کیا وہ اب بھی کلام کرتا ہے اور اس کی صفات اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور یہی کلام کرنا ہی درحقیقت خدا تعالیٰ کی زندگی کا ثبوت ہے اور یہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کہ وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ لیکن افسوس آج ہمارے مسلمان بھائی ایک آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتے کہ خدا تعالیٰ کا زندہ ہونا دنیا میں ثابت ہو۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو ایسے اعلیٰ درجہ کے مقامات اگر ملتے ہیں تو یہ حضورؐ کی فضیلت اور کمال پر دلالت کرتا ہے مگر چودھویں صدی کے مسلمان اس کو بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ شاہ مدنی کے غلام آپؐ کے شاگرد اعلیٰ درجہ کے انعامات کو حاصل کر کے دنیا میں آپؐ کی فضیلت کا ڈنکا بجائیں۔

محترم بھائیو! ذرا سوچیں جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی بڑی شان ہے کہ آپؐ کے غلام بھی نبی بن سکتے ہیں۔ اور ایک طرف یہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی اتنی بڑی شان ہے کہ آپؐ کے غلام "دجّال" بنیں گے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ...... کیا اس عقیدہ سے حضورؐ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے؟ یا نعوذ باللہ آپؐ کی ہتک۔ پس ہتک کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اسلام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ آپؐ کی تعلیم سے اور آپؐ کے فیض سے کوئی شخص خدا تعالیٰ کا قرب اور اعلیٰ درجہ کے انعامات نبوّت وغیرہ کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نہ کہ جماعت احمدیہ جو حضورؐ کی شان رحمۃ للعالمین اور آپؐ کے کامل ہونے کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ آپؐ کی پیروی سے آپؐ کے غلام اعلیٰ درجہ کے قرب اور انعام کو حاصل کر سکتے ہیں۔ تو پھر آپؐ کا کتنا بڑا درجہ ہوگا۔

اور پھر یہ لوگ بھی تو اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیحؑ نبی اللہ آئیگا۔ جب آنحضرتؐ کے بعد مسیحؑ خدا کا نبی آئیگا تو بس دروازہ کھل گیا۔ اور ہم کہتے ہیں کہ جب تم باہر سے ایک نبی کو لاتے ہو۔ حالانکہ وہ مر چکا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ خیر امّت میں سے ہاں آنحضرتؐ کے پاکیزہ غلاموں میں سے کسی کو نبی نہ بنائے جبکہ قرآن مجید اور حدیث صاف کہ رہی ہے کہ حضورؐ کی پیروی کرنے والے ہی اس مقام نبوّت کو آئندہ حاصل کرینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ایک طرف وہ لوگ ہیں جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور فضیلت کو بلند کرنے والے ہیں۔ اور اُمّت محمدیہ کو صحیح طور پر بہترین اُمّت قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ گروہ ہے جو حضرت نبی کریمؐ کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ چشمۂ رحمت کو بند کرنے والے تھے اور حضورؐ کے غلام نیک۔ پارسا بزرگ۔ یہ خدا کے پیارے اور نبی نہ ہونگے بلکہ دجّال۔ کذّاب اور کافر ہونگے۔

اب بتاؤ کہ اگر تمھارے دل میں اسلام اور حضرت نبی کریمؐ کا عشق ہے تو کیا ایسے گروہ میں ایک منٹ بھی رہنا پسند کروگے جو حضورؐ کی اتنی سخت توہین کرتے ہیں کہ گویا چشمۂ رحمت کو بند کرنے والے تھے اور آپؐ کی قوّتِ قدسیہ نعوذ باللہ ایسی ناقصہ تھی کہ کوئی ایک شخص بھی آپؐ کے فیض سے اور اپنی قوّتِ قدسیہ سے اعلیٰ درجہ کا قرب حاصل نہ کر سکا۔ کوئی شریف اور محبِّ اسلام ایسے لوگوں میں رہنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح فیصلہ اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: سائیں لال حسین صاحب نے اس مناظرہ میں جس بدزبانی اور کج بیانی کو اختیار کیا اُسے دیکھتے ہوئے جناب حکیم محمد طفیل صاحب کو بھی یہ کہنا پڑا کہ ہم یہاں دلائل سُننے کے لئے آئے ہیں نہ کہ اس قسم کی بدزبانی، معقولیّت سے دلائل بیان کیئے جائیں تا لوگوں کو فائدہ ہو۔ اور اس قسم کی بدزبانی تو ہماری کمزوری پر محمول ہوگی ◆

اشعار

کوئی بھی مفتری ہمیں دُنیا میں اب دکھا
جس پر یہ فضل ہو یہ عنایات یہ عطا

اس بدعمل کی قتل سزا ہے نہ یہ کہ پیت
پس کس طرح خدا کو پسند آ گئی یہ رِیت

کیا تھا یہی معاملہ پاداشِ افترا
کیا مفتری کے بارے میں وعدہ یہی ہُوا

کیوں ایک مفتری کا وہ ایسا ہے آشنا
یا بے خبر ہے عیب سے دھوکے میں آ گیا

آخر کوئی تو بات ہے جس سے ہُوا وہ یار
بدکار سے تو کوئی بھی کرتا نہیں ہے پیار

ہم مفتری بھی بن گئے ان کی نگاہ میں
بے دین ہوئے فساد کیا حق کی راہ میں

پر ایسے کفر پر تو فدا ہے ہماری جاں
جس سے ملے خدائے جہان و جہانیاں

اے مدعی نہیں ہے ترے ساتھ کردگار
یہ کُفر تیرے دیں سے ہے بہتر ہزار بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدارج قرآن وحدیث

(کے متعلق)

اہل قرآن (چکڑالوی) کا عقیدہ

اور اس کی تردید

اہل حدیث کا عقیدہ درباره مدارج قرآن وحدیث درج کرنے کے بعد اب میں چکڑالویوں کے عقیدہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کا قرآن وحدیث کے مدارج کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ بجائے اسکے کہ ان کے عقیدہ کو اپنے الفاظ میں بیان کیا جائے۔ یہی بہتر ہے۔ کہ ان کے اپنے الفاظ میں ہی ان کے عقیدہ کو لکھا جائے۔ سو ملاحظہ ہوں حوالجات ذیل بانی اہل قرآن مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی لکھتے ہیں:-

(۱) "قرآن مجید من کل الوجوہ ایک کامل اکمل مکمّل کتاب ہے۔ اس میں دین اسلام کے تمام مسائل پوری تشریح وتفسیر کے ساتھ مذکور ہیں۔ اور کہ اس کے ہوتے ہوئے امور دین میں کسی دوسری کتاب کی کوئی ضرورت وحاجت نہیں۔" ؎۱

(۲) "دین اسلام کے تمام مسائل قرآن مجید میں ہر ایک وجہ سے مفصل ومکمّل طور پر مذکور ہیں۔ اور اس لئے یہی کتاب ہماری دینی ضروریات کیلئے کافی ووافی وشافی ہے۔" ؎۲

(۳) "ہر ایک مسئلہ دین اسلام فرضی۔ نفلی۔ مباح وغیرہ وغیرہ قرآن مجید میں مفصّل ومشرح واتم واکمل طور پر بیان ہوا ہے۔ پس جبکہ قرآن مجید میں دین اسلام کی ہر ایک چیز من کل الوجوہ مفصل ومشرح طور پر بیان ہو گئی ہے تو اب وحی خفی یا حدیث کی کیا حاجت رہی۔ بلکہ اس کا ماننا اور دین اسلام میں اس پر عمل درآمد کرنا سراسر کفر وشرک وظلم وفسق ہے۔" ؎۳

(۴) "ماسوائے احسن الحدیث یعنی کتاب اللہ المجید کے باقی سب کی سب احادیث دین اسلام کے بارہ میں جو مروی ہیں وہ ہر ایک لہو الحدیث میں داخل ہیں۔ محمد رسول اللہ سلام علیہ عموماً جملہ رسل انبیاء سلام علیہم پر محض لوگوں کے افتراء وبہتان ہیں۔ ان سب کا شان ان افتراؤں اور بہتانوں سے پاک ہے۔" ؎۴

؎۱ برہان الفرقان علی صلوٰۃ القرآن صفحہ ۱۰۸ مصنفہ عبد اللہ چکڑالوی

؎۲ " " " صفحہ ۱ " "

؎۳ مناظرہ مابین مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی وعبد اللہ چکڑالوی صفحہ ۱۹

؎۴ " " " " " صفحہ ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) "محمد رسول اللہ سلام علیہ کی احادیث ماسوائے قرآن مجید دین اسلام میں ہرگز ہرگز قابل اعتبار و اعتماد نہیں۔ اس لئے کہ وہ سب کے سب محض افتراء و بہتان ہیں۔" [1]

(۶) "اگر کوئی شخص کسی مسئلہ میں قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے دین اسلام میں حکم کریگا تو وہ مطابق آیت مذکورہ بالا (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون) کافر، ظالم اور فاسق ہوجائے گا۔" [2]

(۷) "جس شخص کا دل تعصب۔ ضد، ہٹ دھری اور تقلید سے پاک ہوگا۔ وہ ان آیات (تفصیل الکتاب لاریب فیہ۔ فصلناہ تفصیلا۔ انزل الیکم الکتاب مفصلاً) کو پڑھ کر کبھی یقین نہیں کریگا۔ کہ قرآن مجید میں کوئی آیت یا حکم یا مسئلہ مجمل طور پر بیان و مذکور ہوا ہے۔ ان آیات سے اظہر من الشمس ہے کہ ہر ایک مسئلہ اسلام فرضی۔ نفلی۔ مباح وغیرہ وغیرہ قرآن مجید میں مفصل و مشرح و اتم و اکمل طور پر بیان ہوا ہے۔ پس جبکہ قرآن شریف میں دین اسلام کی ہر ایک چیز من کل الوجوہ مفصل و مشرح طور پر بیان ہوگئی ہے۔ تو اب وحی خفی یا حدیث کی کیا ضرورت ہے۔" [3]

(۸) (ا) جو لوگ کتاب اللہ المجید کے کافر ہوں۔ یا کہ اس کے ساتھ کسی غیر کتاب کو دین اسلام کے لائق اعتبار و سند جانیں۔ دین اسلام کے بارہ میں ادنیٰ سے ادنیٰ مباح تک کے مسئلہ میں بھی کسی غیر کے قول یا تحریر یا تقریر کو یا کسی کتاب کو لائق اعتبار و سند سمجھیں۔ تو وہ لوگ بلا ریب کافر اور مشرک ہوتے ہیں (تمام چکڑالوی کان کھول کر سن لیں کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی وغیرہ کسی کی کوئی کتاب لائق اعتبار نہیں۔ اگر کوئی چکڑالوی ایسا کریگا۔ تو اس فتویٰ کا مورد ہوگا۔ محمد شریف)

ان کے تمام اعمال باطل و ضائع ہوجاتے ہیں۔ اس دنیا فانی میں بھی اور قیامت میں بھی ذرہ بھر ان کو کچھ بھی اجر و ثواب نہیں ملیگا۔" [4]

(ب) "سوائے کتاب اللہ المجید کے اور کوئی حدیث قولی یا فعلی دین اسلام کے بارہ میں کسی رسول یا نبی سے خصوصاً محمد رسول اللہ سلام علیہ سے بھی ہرگز ہرگز ظاہر نہیں ہوئی کفی باللہ شہیداً ومن اصدق من اللہ حدیثاً۔" [5]

(۹) "چونکہ اتباع ما انزل اللہ مدار ایمان ہے۔ ماسوائے کتاب اللہ المجید کے اور کوئی کتاب یا قول یا فعل کسی بشر کا لائق اتباع نہیں ہے بلکہ موجب شرک و کفر ہے مطابق (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون)" [6]

---

[1] مناظرہ مابین مولوی ابراہیم سیالکوٹی و عبد اللہ چکڑالوی ص۲۰
[2] اشاعۃ القرآن ۵ بجواب اشاعۃ السنۃ یعنی مناظرہ مابین مولوی محمد حسین بٹالوی و عبد اللہ چکڑالوی ص۲۲
[3] " ص۲۹
[4] تفسیر القرآن از عبد اللہ چکڑالوی پ۲ ص۱۲ زیر آیت حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ
[5] " " پ۳ ص۱۲۱
[6] " " پ۲ ص۱۳ زیر آیت ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰) مولوی حشمت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں :-
" دین اسلام کے تمام مسائل قرآن مجید میں ہر ایک وجہ سے مفصّل و مکمّل اور مفسر اور مشرح طریق سے موجود ہیں۔ اس لئے صرف یہی کتاب اللہ جو زمانہ نبوّت اور خلافت میں تمام اہل اسلام کی مذہبی کتاب رہی اس کے سوا اور کوئی دینی کتاب نہ تھی۔ ہماری دینی ضروریات کیلئے کافی و وافی و شافی ہے اور حاکم اور زندہ جاوید امام ہے۔

ہمارے دلائل مندرجہ ذیل ہیں :-
ونزلنا علیك الکتاب تبیاناً لکل شیٔ

ما کان حدیثاً یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیٔ
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئك ھم الکافرون۔ دوسری آیت میں فاسقون
تیسری آیت میں ہے ظالمون۔

مندرجہ بالا آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ دین کا ہر ایک کام ما انزل اللہ کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ اور جو شخص ایسا نہ کرے وہ کافر۔ ظالم۔ فاسق ہے۔" ؎۱

(۱۱) " آنحضرت صلعم کے زمانہ میں احادیث نہیں لکھی گئیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں۔" ؎۲

(۱۲) " چونکہ بعض احادیث قرآن کے خلاف ہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں۔" ؎۳

مندرجہ بالا حوالجات نہایت صاف ہیں۔ کسی مزید تشریح یا تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ان حوالجات سے مندرجہ ذیل امور نکلتے ہیں :-

الامر الاوّل :- قرآن مجید کامل اکمل، مفصّل و مشرح ہے اس لئے اس کو کسی مزید تشریح یا تفصیل کی ضرورت نہیں۔

الامر الثانی :- حدیث کے ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر حدیث کو مانا جائے تو یہ ان الحکم الا للّٰہ اور ولا یشرك فی حکمہ احداً۔

الامر الثالث :- احادیث آنحضرت صلعم کے زمانہ میں نہیں لکھی گئیں اس لئے قابل قبول نہیں۔

الامر الرابع :- چونکہ بعض احادیث قرآن مجید کے خلاف ہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں۔

الامر الخامس :- آنحضرت صلعم سے کوئی حدیث قولی یا فعلی ظاہر نہیں ہوئی۔

؎۱ تبلیغ القرآن حصہ دوم صفحہ ۲۱ مصنفہ مولوی حشمت علی
؎۲ تفسیر القرآن از عبد اللہ چکڑالوی صفحہ ۲۲۱ رکوع ۱۵
؎۳ برہان الفرقان علیٰ صلٰوۃ القرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تمام وساوس ہیں۔ جن کو اہل قرآن نے پیش کیا ہے۔ اور ان کی جہالت پر شاہد ناطق ہیں۔ میں ان کی بطالت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ و باللہ التوفیق۔

تردید امر اوّل

سب سے پہلے یہ بات ظاہر کی گئی ہے۔ اگر ہم قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے حدیث کی طرف محتاج ہوں تو اس سے قرآن مجید کا کمال باطل ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید خود فرماتا ہے۔ کہ میں کامل ہوں۔

یہ ایک مغالطہ ہے۔ مغالطہ اس میں یہ ہے کہ فی الواقعہ قرآن شریف تو کامل ہے۔ اور کسی کا محتاج نہیں۔ مگر ہم اس کے سمجھنے کیلئے بہت سی چیزوں کے محتاج ہیں۔ ہم اس زبان کے محتاج ہیں جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ کہ اس کو جانیں۔ ہم لغت کے محتاج ہیں۔ ہم صرف و نحو کے محتاج ہیں۔ کیونکہ صرف و نحو نے زبان کے قواعد کو منضبط کر دیا ہے۔ اگر ان چیزوں کو ہم نہیں جانتے۔ تو قرآن شریف کو ہم نہیں جان سکتے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کو سمجھنے کیلئے ہم حدیث کے محتاج ہیں۔ حتیٰ کہ اس زمانہ میں خود مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی بانی اہل قرآن کو ایک ضخیم تفسیر اور نماز و روزہ کے متعلق کتابیں لکھنی پڑیں۔ تاکہ لوگوں کو قرآن مجید کے اصل منشاء سے آگاہ کیا جائے۔ اسی طرح اور اس سے بہت بڑھ کر نزول قرآن مجید کے وقت یہ ضرورت تھی۔ کہ اس قلب مقدس کا مالک جس پر یہ کلام نازل ہوا۔ اور جو دنیا کے تمام انسانوں سے بڑھ کر اس کے اصل منشاء کو سمجھتا تھا۔ اس منشاء سے دوسرے لوگوں کو آگاہ کرے۔ اس نے اپنے قول سے اور اپنے فعل سے اس اصل منشاء کو لوگوں پر ظاہر فرمایا۔ اور اسی کو ہم حدیث کہتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ گو اہل قرآن بھی تشریح کرنے پر مجبور ہوں۔ مگر کیا خود قرآن مجید بھی اپنی کسی تشریح کی حاجت بتاتا ہے۔ تو اس کا جواب خود قرآن مجید نے دیا ہے۔ اور کہا ہے کہاں ہے۔ فرماتا ہے:۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم یعنی نبی جس جگہ مبعوث ہوتا ہے۔ اس جگہ کے لوگوں کی جو زبان ہوتی ہے۔ وہی نبی کی زبان ہوتی ہے۔ تاکہ وہ اپنی زبان میں الہام الٰہی کی تشریح کر سکے۔ یہ آیت نص صریح ہے اس بات پر کہ علاوہ کلام الٰہی کے نبی کی تشریح بھی ضروری ہے۔

دوسری جگہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ یعنی علاوہ تلاوت آیات کے جو خدا تعالیٰ کے الفاظ کو بعینہٖ پڑھ دینا ہے تعلیم کتاب یعنی اپنے الفاظ میں الہام الٰہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا بیان کردینا بھی اشد ضروری ہے۔

پھر ایک جگہ فرمایا اِنّ علینا جمعہ وقراٰنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین کام اپنی طرف منسوب کیئے ہیں۔ قرآن کا جمع کرنا۔ قرآن کا پڑھ دینا۔ قرآن کی تشریح یا وضاحت کرنا جس سے معلوم ہوا۔ کہ قرآن مجید مزید تشریح چاہتا ہے اور یہی تشریح احادیث میں پائی جاتی ہے۔

اگر کہا جائے کہ خدا تعالیٰ نے اسے اپنی طرف کیوں منسوب کیا تو اس کا یہی جواب ہے جس طرح اس نے پڑھنا اپنی طرف منسوب کیا ہے اسی طرح یہ بھی اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ توریت کو تفصیلا لکل شیئ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ ثم اٰتینا موسی الکتاب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیئ وھدًی ورحمۃ (انعام) پھر دوسری جگہ فرمایا وکتبنالہ فی الالواح من کل شیئ موعظۃ وتفصیلا لکل شیئ (اعراف) ان ہر دو آیات میں توریت کو تفصیلا لکل شیئ کہا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی توریت کی موجودگی میں حضرت داؤد علیہ السّلام کو زبور اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو انجیل عطا ہوئی۔ اور وہ دونو بلا ضرورت نہ تھیں۔ حالانکہ ہر ایک چیز کی تفصیل توریت میں موجود تھی تو ان ہر دو کا نزول لغو تھا؟ ایک تفصیل لکل شیئ کتاب کے موجود ہوتے ہوئے دو الہامی کتابوں کے نزول کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اور پھر قرآن مجید کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حدیث کی ضرورت نہ ہو؟

تفصیلا لکل شیئ ایک نسبتی امر ہے۔ جیسا کہ ملکہ سبا کے متعلق فرماتا ہے واوتیت من کل شیئ۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ دنیا کی ہر ایک چیز اس کو دیدی گئی تھی۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جسقدر اشیاء اسے حکومت کیلئے ضروری تھیں دیدی گئی تھیں۔ اسی طرح دوسری جگہ خدا تعالیٰ ذوالقرنین کے متعلق فرماتا ہے واٰتیناہ من کل شیئ سببا کہ ہم نے اس کو ہر ایک چیز کے سامان عطا فرمائے تھے۔ ایسے ہی ایک جگہ فرمایا۔ واٰتٰکم من کل ماسألتموھا اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ کیا ہر ایک چیز جسکے لئے دُعا کیجائے۔ وہ مل جایا کرتی ہے۔ نہیں۔ بلکہ ہر ایک وہ چیز ملتی ہے جس کی ضرورت حقہ ہو۔ پس اسی طرح قرآن مجید تفصیل کل شیئ اور تبیانا لکل شیئ ہے مگر اس لحاظ سے کہ جسقدر ضرورت دوسرے مذاہب کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جن سے دنیا میں اسلام کو واسطہ پڑنا تھا۔ ما کان حدیثاً یفتریٰ و لکن تصدیق الذی بین یدیہ و تفصیل کل شیءٍ اور و لکن تصدیق الذی بین یدیہ و تفصیل الکتاب ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دیگر مذاہب کے مقابلہ میں کہا گیا ہے۔

تردید امر دوئم

دوسرا امر جو انکار حدیث کیلئے پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر حدیث (قول رسول) کو مانا جائے۔ تو یہ ان الحکم الا للہ اور ولا یشرک فی حکمہ احداً کے خلاف ہے۔

الامر الاول۔ یہ نتیجہ جو ان آیات سے نکالا گیا ہے۔ سراسر واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ دنیا میں حاکم بھی بنتے ہیں حکم بھی دیتے ہیں۔

الامر الثانی۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنی حاکم وقت کی اطاعت ضروری ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں۔ کیونکہ خود اس کا حکم ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ رسول کی اتباع کا حکم دے۔ تو یہ شرک فی الحکم نہیں کہلائیگا۔ کیونکہ یہ اس کا حکم ہو گا۔ نہ کہ خود رسول کا۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (نساء ع ۱۱) یعنی رسول کا حکم ماننا گویا خدا کا حکم ماننا ہے پھر سورۃ نساء رکوع ۹ پس تمام رسولوں کی اطاعت کے متعلق فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

جو شخص خدا تعالیٰ کے رسول کو خدا تعالیٰ سے جدا قرار دیتا ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جسے خود خدا تعالیٰ نے قرآن مجید پ۶ میں بیان فرمایا ہے:-

ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ و یقولون نؤمن ببعض و یریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلا اولٰئک ھم الکافرون حقاً و اعتدنا للکافرین عذابا مھینا (نساء ع ۲۱)

اہل قرآن جس جگہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول آتا ہے کہدیتے ہیں کہ رسول بمعنی رسالت ہے اگر ایسے ہی معنے کرنے ہیں۔ تو کیوں صلوٰۃ کو بمعنی نماز لیتے ہو۔ کیا صلوٰۃ کے معنے لغت عرب میں دعا کے نہیں لکھے۔ کیا عرف شرعی میں رسول رسالت کو کہتے ہیں؟ یہ بتانا کہ یہ واؤ تفسیری ہے۔ بالکل غلط ہے۔ واؤ تفسیری اس لئے آتی ہے۔ کہ پہلے جو ابہام ہو۔ اس کو دور کر دیا جائے۔ اور اس کی تفسیر کر دی جائے۔ کہ اس سے یہ مراد ہے۔ کیا لفظ اللہ مبہم ہے جو اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر کردی کہ الرسول۔ العجب!

تردید امر ثالث

تیسری بات احادیث کے انکار کے لئے یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں احادیث نہیں لکھی گئیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں۔

الجواب: لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر آنحضرت صلعم کے زمانہ میں احادیث نہ لکھی گئی ہوں۔ تب بھی کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ

(أ) عرب لوگوں کا حافظہ اسقدر تیز تھا۔ کہ وہ صدیوں کی باتیں اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے تھے۔

(ب) چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا۔ کہ لیبلغ الشاھد الغائب اس لئے صحابہؓ جو بات سنتے تھے۔ اسے لوگوں تک پہنچا دیتے تھے۔ جسکی وجہ سے تکرار ہوتا رہتا تھا۔ اور تمام باتیں انکی محفوظ رہتی تھیں

(ج) بعض لوگ آپؐ کے فرمان لکھ بھی لیتے تھے۔ جیسا کہ حضرت علیؓ کی حدیث بخاری شریف میں مذکور ہے کہ میرے پاس ایک قرآن مجید ہے اور دوسری یہ نوٹ بک ہے۔ جس میں دیت کے احکام لکھے ہوئے ہیں۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کی بھی روایت ہے۔ کہ مجھے سب سے زیادہ احادیث یاد ہیں۔ بجز عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کہ وہ لکھ لیتے تھے۔ اور میں لکھ نہیں سکتا تھا۔ حضرت رسول مقبول صلعم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تقریر فرمائی۔ تو ابو شاہ ایک شخص اٹھا۔ اور کہا۔ کہ یہ لیکچر مجھے لکھوا دیں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا اکتبوا لأبی شاہ یعنی ابو شاہ کو لکھدو۔ اسی طرح جب آنحضرت صلعم نے کسی کو زکوٰۃ کیلئے بھیجا۔ تو اس کو بھی زکوٰۃ کے تفصیلی مسائل لکھوا دیئے۔

(د) احادیث کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم نے ہمیشہ وعظ میں اقتصار فرمایا ہے۔ پس چھوٹے چھوٹے فقروں کو یاد رکھ لینا نہایت آسان ہے۔ خود آپؐ نے فرمایا اوتیت جوامع الکلم۔

(ھ) مختلف مرکزوں سے مختلف محدثین نے احادیث کو جمع کیا ہے۔ اور وہ قریباً سب کی سب لفظاً و معنیً متفق ہیں۔ پس یہ اتفاق احادیث۔ احادیث کی صحت کا یقینی ثبوت ہے۔

(و) محدثین نے جرح اور تعدیل کے ایسے اصول قائم کیے ہیں۔ کہ یورپ بھی ان کو بے نظیر قرار دیتا ہے ان اصول کے ماتحت ایسی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ کہ جن کی موجودگی میں جو روایت کی جاتی ہے۔ وہ یقیناً درست ہوگی۔

(ز) اگرچہ احادیث ایک زمانہ تک نہیں لکھی گئیں۔ تب بھی ان کی صحت و صداقت کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ جو ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفاتر میں مسل ہو گئے۔ لیکن ان خطوط کے الفاظ راویوں نے ہم تک پہنچائے۔ آج تیرہ سو سال کے بعد وہ خطوط برآمد ہوئے۔ قرآن کا اور احادیث کی ان روایتوں کا جن میں ان خطوط کے مضامین درج تھے۔ ایک حرف کا بھی فرق نہیں۔ پس اگر احادیث آنحضرت صلعم کے زمانہ میں نہیں لکھی گئیں تو مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ان پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔

تردید امر رابع

چوتھی بات انکار احادیث کیلئے یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ چونکہ بعض احادیث قرآن مجید کے خلاف ہیں۔ اور بعض آپسمیں اختلاف رکھتی ہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں۔

لیکن اس کا جواب بہت ہی آسان ہے۔ کہ جو حدیث قرآن مجید کے خلاف ہو۔ وہ فوراً ترک کر دی جائے۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔ اور خود حضرت رسول پاک صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ حدیث کو قرآن مجید پر عرض کرو۔ اگر وہ اس کے موافق ہو۔ تو لی جائے۔ ورنہ چھوڑ دی جائے۔ پس اس معیار کے ہوتے ہوئے اس اعتراض کو پیش کرنا درست نہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ کبھی ایسی دو حدیثیں نہ ملینگی جن میں اختلاف ہو۔ اور وہ ایک ہی پایہ کی ہوں۔

تردید امر خامس

پانچویں بات جو انکار احادیث کیلئے پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم سے دین اسلام کے بارہ میں کوئی بات نہ قولی طور پر اور نہ فعلی طور پر بالکل ظاہر نہیں ہوئی۔

الامر الاوّل:۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اور آپ نے عملی طور پر اور قولی طور پر ان تمام احکام کی تشریح جو آپ پر نازل ہوئے کر کے دکھائی۔ اور اگر کوئی شخص اس بات کا انکار کرتا ہے۔ تو وہ تواتر کا انکار کرتا ہے۔

الامر الثانی:۔ کتب احادیث میں دو قسم کی احادیث ہیں **ایک** انشائیہ ہیں۔ **دوسری** وہ جو خبریہ ہیں۔ پس اگر وہ احادیث جن کے اندر آئندہ کے متعلق خبریں دی گئی ہوں۔ وہ خبریں پوری ہو جائیں۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ یہ رسولؐ کا کلام ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ قاعدہ بیان فرمایا ہے عالم الغیب فلا یظہر علٰے غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول (ض) کہ اظہار غیب کی طاقت بجز نبیوں کے کسی کو نہیں دی جاتی۔ اور اس کے ساتھ لامحالہ یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ انشائیہ کلام بھی جو خبر کلام کے پہلو بہ پہلو بیان ہوا ہے۔ رسولؐ کا کلام ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس اصول کے ماتحت جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر زمانہ میں احادیث کی اخبار غیبیہ پوری ہوتی رہی ہیں۔ اور پوری ہوتی رہینگی۔ ذیل میں چند مثالیں ایسی احادیث سے درج کرتا ہوں۔ مثلاً قیصر و کسریٰ کے خزانوں کا فتح ہونا۔ بیت المقدس کا فتح ہونا حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے زمانہ میں خوارج کا نکلنا۔ اور ان کے سردار کا اس شکل کا ہونا جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا تھا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا شہید ہونا۔ اور حضرت ابوبکرؓ کا قتل نہ ہونا حضرت علیؓ اور عائشہؓ کا جنگ کے لئے نکلنا۔ اور ابن زبیرؓ کا مکہ کا بادشاہ ہونا۔ مکہ پر یزید کی فوج کا چڑھائی کرنا اور اسکی فوج کا تباہ ہونا۔ اور بالآخر ابن زبیر کا قتل کیا جانا ہر صدی کے سر پر بے نظیر آدمیوں کا پیدا ہونا حضرت رسول مقبولؐ کی بیویوں میں سے اس بیوی کا سب سے پہلے فوت ہونا جو سب سے زیادہ سخی تھیں۔ تیس سال تک ایسے خلیفوں کا ہوتے رہنا جو حضرت رسول مقبولؐ کے کامل نمونہ تھے پھر امیر معاویہ کے زمانہ میں وراثتی سلطنت کی بنیاد پڑنا حضرت عثمانؓ کے خلاف مسلمانوں کا بغاوت کرنا۔ اور ان سے یہ چاہنا کہ وہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ عمار بن یاسر کا باغی فرقہ کے ہاتھ سے قتل ہونا حضرت امام حسنؓ کا امیر معاویہ سے صلح کر کے لڑائی کو بند کرنا، سراقہ بن جعشم کو کسریٰ کے کڑے پہننے کی بشارت دینا اور اس کا پورا ہونا، حضرت عمرؓ کی خلافت کے متعلق یہ بشارت دینا کہ سب کو گھر وظیفے مل جائینگے، صحابہؓ کے متعلق یہ فرمانا کہ ان میں سے کوئی زکوٰۃ کا مستحق نہیں رہیگا۔ اور پھر صحابہؓ کا ایسا ہو جانا، انصار کا دنیا سے کم ہوتے جانا، مکہ اور مدینہ میں طاعون کا نہ آنا، مکہ اور مدینہ میں دجالی قوموں کا نہ جا سکنا۔ قسطنطنیہ کی فتح۔ مسلمانوں کا ترکوں کے ہاتھوں شکست کھانا، عرب میں ایسا امن ہونا کہ حضر موت سے صنعاء تک اکیلی عورت کا سفر کرنا، اور اس پیشگوئی کا عدی بن حاتم کی زندگی میں پورا ہونا۔ پھر جنگ بدر، احد وغیرہ وغیرہ تمام لڑائیوں کے متعلق الگ الگ بشارت دینا اور پھر ان سب کا بشارت کے مطابق فتح ہونا حضرت رسول مقبولؐ کا اپنی وفات کے متعلق حجۃ الوداع میں اشارۃً اعلان کرنا جسکی وجہ سے اس حج کا نام حجۃ الوداع قرار پانا، طاعون کے متعلق یہ پیشگوئی کرنا۔ کہ اسکو بطور عذاب اللہ تعالیٰ بھیجا کریگا اور پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں طاعون کا پڑنا (عذابا یرسل علی عبادہ) دجال کا آخری زمانہ میں پیدا ہونا۔ اور اسکے ساتھ ایک ایسی سواری کا ہونا جسے اگر کشف میں دیکھا جائے اور کسی حیوان کے ذریعہ اسکے اوصاف ظاہر کیے جائیں تو سوائے گدھے کے اور کوئی نام اسے نہیں دیا جا سکتا۔ مہدیؑ کے متعلق حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ قمر کو پہلی تاریخ میں اور سورج کو درمیانی تاریخ میں مہدی کے زمانہ میں گرہن لگے گا۔ اور پھر ۱۳۱۱ھ میں اس پیشگوئی کا مہدی معہودؑ کے زمانہ میں پورا ہونا۔ اسی طرح دجال کا اعور ہونا یعنی ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا کے ماتحت اسکے سارے کاموں کا دنیا کی خاطر ہونا، ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا، مہدی اور مسیح کا ایک شخص ہونا، اونٹنیوں کا بیکار ہو جانا، آخری زمانہ میں مسلمانوں کا تنزل اور عیسائیوں کا غلبہ اور انکی اکثریت کا ہونا اور اس زمانہ میں پورا ہو جانا، زمین کو اپنے ذخائر کو اگل دینا۔ یہودیوں کی تباہی اور بربادی، بحیرہ روم اور قلزم کا مل جانا وغیرہ وغیرہ بہت سی ایسی پیشگوئیاں ہیں۔ جو تیرہ سو برس کے بعد ہمارے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ پس احادیث میں انشاء کے پہلو بہ پہلو اخبار غیبیہ کا پایا جانا اور انکا اپنے اپنے وقت پر پورا ہو جانا اس بات کی قطعی اور یقینی دلیل ہے کہ یہ تمام باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی فرمودہ ہیں۔ وھو المراد ؎

ریویو آف ریلیجنز اردو۔ قادیان دارالامان مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۳۵ء۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۱۱۷ — پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR (REGD)

خوفناک موت سے ہوشیار

کافور

(اصل عرق کافور۔ ہیضہ۔ گرمی کے دست پیٹ کے درد، سوء ہضمی وغیرہ روکنے اور آرام کرنے کی ہندوستانی سب سے بے خطا دوا)

ہیضہ کے اچانک حملے سے بچنے کیلئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو بیشتر سے کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کی ہے جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو اسکے ایک دو بوند روزانہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونیکا خوف نہیں رہتا ہیضہ ہوتے ہی اسکے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ جاتی ہیں

نقلی عرق کافور سے ہوشیار

قیمت فی شیشی ۶؍ محصول تین شیشوں تک سات آنہ ۷؍

پودینہرا

Regd

عرق پودینہ

یہ ہری پتیوں سے بنا ہے۔ سوء ہضمی ریاح اور درد شکم وغیرہ ریاحی فساد اس سے جلد رفع ہوتے ہیں بچوں کی بدہضمی دُور کرنے اور دودھ کی قے روکنے کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ	۱۴؍
ڈاک محصول سات آنہ	۷؍
چھوٹی شیشی دس آنہ	۱۰؍
ڈاک محصول سات آنہ	۷؍
نمونہ کی شیشی تین آنہ	۳؍

جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتی ہے

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

گورداسپور کے ایجنٹ شیخ محمد وارث مرچنٹ

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)